Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
17

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 ربیع الثانی 1429 ہجری 24 شہادت 1387 ہش 24 اپریل 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ ان دنوں حضور انور مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ پر ہیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور سفر میں خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اخلاقی کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے کے لئے احکامات خداوندی

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡھُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡھُنَّ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِھۡتُمُوۡہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ o (الحجرات 12:13)

ترجمہ: اے مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو، کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں، اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔ اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کرتا جاتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا" (ریاض الصّٰلحین باب فی قضاء حوائج المسلمین)

☆ ...... ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا "کہ تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ اس پر اپنا سایہ رحمت ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا! وہ کہے گا ہاں میرے رب! پھر فرمائے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا؟ وہ اقرار کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اُس دنیا میں تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی آج قیامت کے دن بھی پردہ پوشی کرتا ہوں اور انہیں معاف کرتا ہوں" (بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علیٰ نفسہ)

☆ ...... ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانک دے گا۔ اور ستاری فرمائے گا اور جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور ننگ کو اس طرح ظاہر کرے گا کہ اس کے گھر میں اس کو رسوا کر دے گا"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

"اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے اور بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرمائے تو پتہ لگ جاوے انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔ انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے یعنی جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے، رحم ہے، حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے، حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالیٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہئے۔ اور اپنے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی بدی یا نقص دیکھتے ہیں، جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کرلیں ان کا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو اپنے بھائی کے عیب چھپاتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب کی پردہ پوشی کرتا ہے انسان کو چاہئے کہ شوخ نہ ہو۔ بے حیائی نہ کرے۔ مخلوق سے بدسلوکی نہ کرے، محبت اور نیکی سے پیش آوے" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ 9-608 الحکم 18 مئی 1908ء)

☆☆☆☆☆

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور پاکستان میں اپنے عزیز و اقرباء سے ملاقات کے بعد ۱۱/اپریل کو خیریت سے قادیان پہنچ گئی ہیں۔ الحمدللہ۔ محترمہ موصوفہ کی طبیعت ٹھیک ہے۔ آپ کی صحت وتندرستی اور فعال درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹/دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰/دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

نئے تعلیمی سال کا آغاز اور احمدی طلباء کی ذمہ داری

علم ایسا وسیع سمندر ہے جس کا احاطہ کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ اسی حقیقت کو عیاں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فوق کل ذی علمٍ علیم یعنی ہر علم والے کے اوپر زیادہ علم رکھنے والی ایک ہستی ہے۔ اسی طرح حصول علم اور اس کے اضافہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سکھائی ربّ زدنی علمًا یعنی دُعا کرتے رہا کرو کہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔ اسی طرح اور کئی جگہوں پر قرآن مجید میں علم حاصل کرنے، اس سے صحیح رنگ میں استفادہ اور افادہ کی تلقین پائی جاتی ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر مرد، عورت پر حصول علم کو ایک فریضہ قرار دیا نیز آپ نے فرمایا کہ پنگھوڑے سے لیکر قبر میں داخل ہونے تک علم حاصل کرو۔

علم کی اگرچہ بے شمار اقسام ہیں تاہم موٹے طور پر دو ہی قسم کے علوم ہیں ایک جسمانی علم اور ایک روحانی علم۔ علم ابدان کا زیادہ تر تعلق اکتساب اور حصول اور کوشش سے ہے اور علم ادیان کا تعلق اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے اور یہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہیں۔

موجودہ زمانہ میں خدائی بشارات کے مطابق علم لا انتہا وسعت اختیار کر گیا ہے اور حصول علم کے لئے بے شمار آسانیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں بہت سے وسائل پیدا کر دیئے ہیں اور آپ سے وعدہ ہے کہ انت الشّیخ المسیح الّذی لایضاع وقتہٗ یعنی آپ ایسے بزرگ مسیح ہیں جن کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا نیز آپ کے ماننے والوں سے بھی علم و معرفت میں غیر معمولی ترقی کے وعدے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کے روحانی و جسمانی علم کے اضافہ کے لئے بہت کوششیں کیں۔ بار بار ان کو توجہ دلائی۔ خلفاء کرام بھی ہمیں حصول علم کے لئے مختلف پیرائیوں میں توجہ دلاتے رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ اپنے خطبہ جمعہ ۱۵/اگست ۱۹۸۰ء میں آیت قرآنی لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ ترجمہ: ’’وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو بھی پا نہیں سکتے اس کا علم آسمانوں پر بھی اور زمین پر بھی حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان والا اور عظمت والا ہے۔‘‘ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر حاوی ہے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہر چیز ہر وقت ان کی نگاہ میں ہے پھر ہر چیز سے ہر آن اسکا ذاتی تعلق ہے اسی نے انسان کو علم کے حصول کی طاقتیں بخشی ہیں اور تسخیر عالم کی قوتیں اسے عطا کی ہیں لیکن انسان اپنی حصول علم کی کاوش میں اتنا ہی بڑھ سکتا ہے جتنا خدا چاہے اس سے آگے وہ جا ہی نہیں سکتا۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ کے علم کی غیر محدود وسعت اور اس کی غیر محدود قدرت اور دوسری طرف انسان کو حصول علم کے عطا ہونے والی محدود استعداد سے تین باتیں مستنبط ہوتی ہیں اوّل یہ کہ ہمیں خداداد استعداد کو کام میں لا کر حصول علم کی کوشش کرنی چاہئے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم علم حاصل نہیں کر سکتے اور اس کی مدد کے بغیر ہم پر تحقیق کی راہیں نہیں کھل سکتیں۔ اور تیسرے یہ کہ ہمیں حصول علم کی جدو جہد کے دوران دعا کے ذریعہ اس کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے تا وہ رجوع برحمت ہو اور ہم پر حصول علم کی راہیں وا کرے....

یہ غلبہ اسلام کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے اسلام کو عملاً غالب کرنے کی ذمہ داری ہماری جماعت پر ڈالی گئی ہے۔ غلبہ اسلام کا یہ جہاد صرف دینی میدانوں تک ہی محدود نہیں ہے نہ یہ ذہنی اور اخلاقی میدانوں میں آگے بڑھنے تک محدود ہے بلکہ یہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھ کر دوسروں سے سبقت لے جائیں فی الوقت میں علمی ترقی کے میدان میں سبقت لے جانے کی اہمیت واضح کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں علمی ترقی بہت زیادہ ہونا تھی انسان نے چاند پر قدم رکھنا تھا اور قریب ترین فاصلوں سے ستاروں اور سیاروں سے تصاویر اتارنا تھی۔ انسان نے علمی ترقی کے میدان میں یہ کارنامے سرانجام دے کر یہ سمجھ لیا کہ اس نے سب کچھ معلوم کر لیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے جو کارنامے بھی سرانجام دیئے ان کی حیثیت روٹی سے جھڑنے والے چند بھوروں سے زیادہ نہ تھی ان لوگوں کے غرور کو توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے احمدیوں کے واسطے علم کے میدانوں میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک دعا سکھائی گئی جو یہ ہے کہ ربّ ارنی حقائق الاشیاء یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھا۔ اس میں دراصل یہ بتانا مقصود تھا کہ علمی ترقی کے لئے دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔ مغربی اقوام نے دیگر علوم کی طرح نیوکلیئر فزکس میں ترقی تو کی لیکن عارفانہ دعا کے فیض سے انہوں نے اپنے آپ کو محروم رکھا اللہ تعالیٰ نے ان کی علمی ترقی کی لگن، تڑپ اور جدو جہد کو ایک جاہل کی دُعا کے طور پر (جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مجوبانہ دُعا قرار دیا ہے) قبول کر کے ان پر علمی ترقی کی راہیں کھول دیں۔ ترقی تو انہوں نے کر لی لیکن حقائق الاشیاء تک ان کی رسائی نہ ہو سکی۔ سخّرلکم مافی السّمٰوٰت وما فی الارض جمیعًا (منه) کی رو سے انہیں اپنی تحقیقات کو انسانوں کے فائدہ کے لئے استعمال کرنا چاہئے تھا۔ لیکن انہوں نے کیا یہ کہ جاپان کے دو شہروں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا۔

ہمیں رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کی دُعا اسی لئے سکھائی گئی ہے کہ ہم پر علمی میدان میں آگے بڑھنے کی راہ بھی کھلے اور ساتھ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کا نور بھی ملے تا کہ ہم اپنی علمی ترقی سے بنی نوعِ انسان کو دکھ میں مبتلا نہ کریں بلکہ انہیں سکھ پہنچائیں اور اسی طرح ان کے خادم بنیں جس طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدی طلباء کے لئے اہم ھدایات

☆۔ احمدی طلبہ کا نصب العین یہ ہو کہ ہم اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے کیوں کہ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور اپنی علمی صلاحیتوں سے انسانیت کی خدمت کریں گے۔

☆۔ آئندہ زمانہ میں اعلیٰ تعلیم کے بغیر انسان کو زندگی گزارنا مشکل ہوگا۔

☆۔ تبلیغ اسلام کیلئے بھی احمدی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہئے کیوں کہ دنیا والے صرف اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی بات ہی توجہ سے سنتے ہیں۔ اگر احمدی اعلیٰ تعلیم یافتہ، متقی اور شریعت پر کاربند ہوں گے تو لوگ خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آئیں گے اگر دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعہ دین کی خدمت کی جائے تو دنیوی تعلیم بھی دینی تعلیم کے برابر کا درجہ رکھتی ہے۔

☆۔ والدین چاہے پڑھے لکھے ہوں یا پڑھے لکھے نہ ہوں وہ اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف پوری توجہ دیں۔ احمدی طلبہ اپنے ملک کے بہترین طلباء میں شمار ہونے چاہئیں اور انہیں اپنے ملک کا قائد اور رہنما بننا چاہئے۔

☆۔ والدین کو گھر میں ایسا ماحول بنانا چاہئے کہ انکے بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں ہر احمدی طالب علم کو تعلیم کے ہر میدان میں آگے بڑھنا چاہئے۔

☆۔ احمدی طلباء کو حصول تعلیم کے سلسلہ میں سخت مشقت اور محنت کرنی چاہئے لہٰذا احمدی طلبہ کو فضولیات میں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہئے والدین کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کریں۔

☆۔ احمدی طلباء کی سوچ اور مقصد اور ان کا نصب العین بلند ہونا چاہئے انہیں بہت دُعا کی اور محنت کی عادت ہونی چاہئے تا کہ وہ ہر امتحان میں اسی فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کر سکیں انہیں اپنی کلاس میں اوّل پوزیشن حاصل کرنی چاہئے بلکہ تعلیمی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں پہلی دس پوزیشن احمدی طلبہ کی ہونی چاہئیں۔

☆۔ تعلیم کے دوران احمدی بچیوں کو پردہ اور لباس کے تعلق سے قرآنی احکام کی پوری اور سختی سے پابندی کرنی چاہئے۔ جب احمدی بچیاں شادی کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کی شادی کر دینی چاہئے شادی کے بعد وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکتی ہیں۔

☆۔ طلبہ کو روزانہ گھر پر اسکول میں پڑھے ہوئے اسباق کی دہرائی کرنی چاہئے دہم جماعت تک کے طلباء کو کم از کم چار گھنٹے روزانہ گھر پر مطالعہ کرنا چاہئے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو کم از کم چھ گھنٹے مطالعہ کرنا چاہئے۔ امریکہ میں ایک طالب علم روزانہ اوسطاً 14 گھنٹے یونیورسٹی اور گھر پر ذاتی مطالعہ کرتا ہے جبکہ یورپ میں یہ اوسط 13 گھنٹے اور روس میں 12 گھنٹے ہے۔

☆۔ احمدی طلبہ کو اسکول/کالج/یونیورسٹی میں اپنی منفرد پہچان بنانی چاہئے۔ ان کا لباس وضع قطع چال چلن ایسا ہو کہ اسلامی تعلیم کا جیتا جاگتا مجسمہ ہوں۔

☆۔ احمدی طلباء کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنیں۔ قرآن کریم سے استفادہ کریں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ زندگی کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔ روزانہ پنجوقتہ نمازیں ادا کریں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو پنجوقتہ نماز باقاعدہ ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت میں رکھے گا احمدی طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

☆۔ احمدی طلباء میں تعلیم کی وجہ سے ایک نئی تبدیلی پیدا ہونی چاہئے انہیں دینی تعلیم حاصل کرنی چاہئے تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر سکیں احمدی طلبہ کا نمونہ ایسا ہو کہ غیر یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ احمدی طلبہ پاک کردار نیک سیرت اور عبادت گزار ہیں ملک و قوم کی خدمت کرتے ہیں اور انہیں کی وجہ سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

☆۔ احمدی طلباء خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اگر اس نیک ارادہ کے ساتھ علم حاصل کریں کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ان کی تعلیم آسان کر دے گا۔

☆۔ احمدی طلباء کو روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے ساتھ ساتھ معلومات عامہ اخبارات و رسائل کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے۔

☆۔ اپنی تعلیمی کورس کی کتب کے علاوہ بھی دیگر کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

☆۔ احمدی طلبہ کو اپنے ہم جماعتوں کو بلا جھجک تبلیغ کرنی چاہئے انہیں اسلام کی حسین تعلیمات سے روشناس کرانا چاہئے اگر احمدی طلباء کی سیرت اور اخلاق دوسروں سے ممتاز ہوں گے تو دوسرے طلبہ خود بخود کھنچے چلے آئیں گے۔ احمدی طلبا صرف دوسرے طلباء اور احمدی طالبات صرف طالبات کی حد تک تبلیغ کریں۔

☆۔ احمدی طلبہ اپنے ساتھ جماعتی لٹریچر بھی رکھا کریں۔ جب اسکول/کالج میں فرصت کا وقت ہو تو اس کا مطالعہ کریں یا کتاب باہر نکال کر رکھ دیں۔ ایسا کرنے سے دیگر طلباء اس کتاب کو دیکھ کر سوالات کریں گے یا خود اُٹھا کر پڑھیں گے۔ اس طرح احمدی طلباء کو تبلیغ کے نئے رستے سوچتے رہنا چاہئے۔

☆۔ احمدی طلبہ اپنے اساتذہ/پروفیسر صاحبان وغیرہ کو جماعتی لٹریچر پیش کریں خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی Revelation Rationality knowledge, and Truth

☆۔ امتحان میں پرچہ حل کرنے سے قبل ہاتھ اُٹھا کر دُعا ضرور کرنی چاہئے۔

☆۔ احمدی طالب علموں میں یہ دلچسپی پیدا کریں کہ وہ قرآن پر غور و فکر کرنے لگیں۔ ان کا قرآن کریم کا علم

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ڈینش کارٹونوں کی دوبارہ اشاعت پر ڈنمارک کے شرفاء کا اظہار افسوس۔ ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی اسلام دشمن فلم کی تیاری پر احتجاج۔

ایک کینیڈین عیسائی کی اسلام اور قرآن مجید کے خلاف کینہ اور بغض سے بھری ہوئی کتاب کی مذمت۔

ہم ان لوگوں سے ہمدردی کے جذبات کے تحت کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کریں۔ قرآن کی تعلیم تو تمام قسم کی تعلیموں اور ضابطۂ حیات کا مجموعہ ہے۔ اس کا فہم و ادراک جماعت احمدیہ سے حاصل کرو۔

آجکل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اُمّت مُسلمہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اگر یہ اپنی رنجشیں چھوڑ کر ایک بڑے مقصد کے حصول کے لئے ایک ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کے اشارے کو سمجھیں تو بہت سارے شر سے محفوظ رہیں گے۔

کراچی کے ایک احمدی مکرم بشارت احمد مغل صاحب کو فجر کی نماز پر جاتے ہوئے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 29 فروری 2008ء بمطابق 29 تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے دوبارہ کھل کر اسلام پر حملے کئے جا رہے ہیں، آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ قرآن کریم پر، اس کی تعلیم پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ کوشش یہ ہے کہ اسلام کو بدنام کیا جائے۔ وجہ کیا ہے؟ کیوں بدنام کیا جائے؟ اس لئے کہ یہ ایک ایسا مذہب ہے جو زمانے کی ضروریات پوری کرنے والا ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دیکھ کر لوگوں کا رخ اسلام کی طرف ہو رہا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض جگہ بعض مسلمانوں کے عمل دیکھ کر لوگوں میں نفرت کے جذبات بھی ابھرتے ہیں لیکن یہ جو اسلام مخالف مہم شروع ہوئی ہے یا کوششیں ہو رہی ہیں، یہ کوششیں مذہب سے دلچسپی رکھنے والوں کو اسلام کی تعلیم دیکھنے اور سمجھنے کی طرف بھی مائل کر رہی ہیں، اس تعلیم کو جو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اتاری ہے۔ یہ تعلیم حقیقت پسندانہ اور فطرت کے مطابق ہے۔ ایسے لوگوں نے جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں جو خالی الذہن ہوتے ہیں، انہوں نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر غور بھی کیا ہے۔ گو کہ صرف ترجمہ سے اس کی گہرائی کا علم نہیں ہوتا۔ ان پیغاموں کا پتہ نہیں چلتا جو قرآن کریم میں ہیں لیکن پھر بھی یہ ان کی کوشش ہوتی ہے۔ بعض جو سعید فطرت ہیں ان کو سمجھ بھی آ جاتی ہے۔

گزشتہ دنوں اخبار میں ایک کالم تھا یہاں کی ایک خاتون ہیں رڈلی۔ اگر کوئی نام میں غلطی ہو تو کیونکہ یہ اردو میں چھپا ہوا تھا اس لئے غلطی کا امکان ہے۔ بہرحال وہ خاتون پیشے کے لحاظ سے صحافی ہیں اور اسی پیشے کی وجہ سے وہ افغانستان گئیں۔ وہاں عورتوں کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ بہرحال برقعہ پہن کر بھیس بدل کر وہاں گئیں۔ کچھ عرصہ کام کیا، پکڑی گئیں، آخر اس وعدے پر رہا ہوئیں کہ قرآن کریم پڑھیں گی۔ یہاں واپس آ گئیں، بھول گئیں لیکن پھر جو اسلام کے خلاف یہاں مہم شروع ہوئی، اس نے ان کو یاد کرایا کہ میں نے طالبان سے وعدہ کیا تھا کہ قرآن کریم پڑھوں گی۔ خیر اس خاتون نے قرآن کریم خریدا اور اس کو پڑھا اور اسے اس بات سے سخت دھچکا لگا کہ عورتوں سے سلوک کے بارے میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے اس میں، اور جو طالبان یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت اسلام پسند ظاہر کرتے ہیں ان کا عورتوں کے بارے میں جو سلوک ہے، اس میں بڑا فرق ہے۔ بہرحال قرآن کریم کو پڑھ کر، اس تعلیم کو پڑھ کر یہ مسلمان ہو گئیں اور مسلمان ہونے کی وجہ سے جب ان کو بڑا اچھالا گیا تو ایک مسلمان ملک شاید قطر کے ایک میڈیا کے مالک نے ان کو اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔ یہ یورپ کی پلی بڑھی تھیں، دنیاوی تعلیم بھی تھی تو انہوں نے جرنلزم میں، اپنی صحافت کے پیشے میں وہاں یہ پالیسی رکھی کہ حق کو حق کہنا ہے اور سچائی کو ظاہر کرنا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا بھی ہو تو اس کے خلاف حق بولنے سے نہیں رکنا۔ اس بات سے مالکان اور ان کے درمیان اختلاف ہو گیا اور ان کو فارغ کیا گیا۔ لیکن انہوں نے وہیں ان کے خلاف عدالت میں مقدمہ کیا اور اپنے حق کے لئے لڑیں کہ عورت کے یہ یہ حقوق ہیں اور انصاف کا یہ یہ تقاضا ہے۔ آخر وہ مقدمہ جیت گئیں۔ پھر ایک اور جگہ ملازم ہوئیں۔ وہاں سے بھی اسی بات پر نکالا گیا۔ وہاں بھی کیس لڑا۔ مقدمہ جیت گئیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مسلمان عورت کے جو حقوق ہیں اور ایک مسلمان کے جو حقوق ہیں، مسلمان حکومت کو اس کو ادا کرنا چاہئے۔ بہرحال یہ کیس وہ جیتتی رہیں اور اس بات پر ان کا ایمان جو بھی تھا، مزید مضبوط ہوتا رہا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو پڑھ کر اس خاتون کا قرآن کریم پر ایمان بڑھا، باوجود اس کے کہ جو بہت سارے تجربات ان کے سامنے آئے وہ اس کے بالکل خلاف تھے۔ لیکن انہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کو برا نہیں کہا۔ ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا جو اس تعلیم کے خلاف جا رہے تھے۔ اس طرح کی مثالیں جب اسلام مخالف طبقے کے سامنے آتی ہیں تو ان کو فکر ہوتی ہے۔ اپنے مذہب سے انہیں لگاؤ ہو یا نہ ہو لیکن اسلام سے دشمنی انہیں ہر گھٹیا سے گھٹیا حرکت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انبیاء کی جماعتوں سے اسی طرح ہوتا ہے اور اسلام کیونکہ عالمی مذہب ہے اس لئے سب سے بڑھ کر اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مکہ میں جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ چند لوگ تھے تو کفار مذاق اڑایا کرتے تھے۔ پھر جب قرآن کریم کی تعلیم نے ان میں سے سعید روحوں کے دلوں پر قبضہ کرنا شروع کیا تو پھر انہیں فکر پڑنی شروع ہوئی، پھر مخالفت شروع ہوئی۔ وہی عمرؓ جو آنحضرت ﷺ کے قتل کے درپہ تھے وہی عمرؓ قرآن کریم کی ایک آیت سن کر ہی اس قدر گھائل ہوئے کہ اپنا سر آنحضرت ﷺ کے پاؤں میں رکھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقام عطا فرمایا کہ خلفاء راشدین میں سے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ پس یہ چیزیں دیکھ کر کفار کی مخالفت بجا تھی۔ ان کو بھی نظر آ رہا تھا کہ یہ تھوڑے عرصہ میں ہمارے شہر پر قابض ہو جائیں گے۔ مکہ کی وجہ سے ان کی جو انفرادیت تھی وہ ختم ہو جائے گی۔ یہ تو ہماری نسلوں کو بھی اپنے اندر جذب کر لیں گے۔ پھر اسلام کا پیغام مزید پھیلا۔ اس خوف کی وجہ سے مخالفت بھی شروع ہوئی۔ ہجرت کرنی پڑی۔ اسلام کا پیغام مزید دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ مدینہ گئے وہاں پیغام پھیلا تو یہودیوں نے اس بات کو محسوس کیا اور سمجھا کہ ہماری تو نسلیں بھی اب ان کی لپیٹ میں آتی چلی جائیں گی۔ پھر مزید وسعت ہوئی تو قیصر و کسریٰ کی حکومتیں بھی پریشان ہونے لگیں۔ وہ بھی سب اسلام کے خلاف صف آراء ہو گئیں۔ اور آج تمام دنیا کے مذاہب کے سرکردہ اس خوف سے کہ کہیں اسلام غلبہ حاصل نہ کر لے اسلام کے خلاف ایسے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں کہ خود ان کے اندر رہنے والے اپنے شریف الطبع لوگوں نے ایسے ہتھکنڈوں کے خلاف آوازیں اٹھانی شروع کر دی ہیں۔

ہم یورپ میں اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کو یورپ میں بسنے والے ہر شخص کی آواز سمجھ لیتے ہیں جبکہ یہ صورتحال نہیں ہے۔ ہر یورپین اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن ہمارا ردعمل بہت سخت ہوتا ہے۔ ان میں بھی ایسی تعداد ہے اور خاصی تعداد ہے جو ایسی حرکتوں کو پسند نہیں کرتی۔ مثلاً گزشتہ دنوں جو آنحضرت ﷺ کی ذات

مبارک پر حملے کئے گئے تھے اس کے خلاف ڈنمارک میں ہی وہاں کے مقامی غیر مسلموں نے آواز اٹھائی کہ یہ سب غیر اخلاقی اور انتہائی گری ہوئی حرکتیں ہیں جو کی جارہی ہیں۔انہوں نے اسی سوال کو اٹھایا جو میں گزشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ جب قاتل پکڑے گئے تو پھر کارٹونوں کی اشاعت کا کیا مطلب تھا؟ اور پھر یہ کہ بغیر مقدمہ چلائے دو کو ملک بدر کرنے ،ملک سے نکالنے کا حکم دے دیا اور ایک کو بری کر دیا۔یہ کون سا انصاف ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ اندر کوئی بات تھی ہی نہیں۔

بہر حال ان میں سے آوازیں اٹھ رہی ہیں مثلاً ٹی وی چینلز نے ہمارے مشنریز کے انٹرویوز لئے اور اس پہ اپنا اظہار بھی کیا۔مثلاً ایک ڈینش خاتون جو ٹی وی کے انٹرویو کے وقت مشن ہاؤس میں موجود تھیں ،انہوں نے ٹی وی جرنلسٹ کے سامنے کھل کر کارٹونوں کی اشاعت پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ کارٹونوں کی اشاعت سے پہلے وہ بیرون ملک وزٹ کے دوران بڑے فخر اور خوشی سے بتایا کرتی تھیں کہ وہ ڈینش ہیں مگر اب وہ اپنے آپ کو ڈینش بتاتے ہوئے شرمندگی محسوس کریں گی۔میں نے یہ رپورٹ وہاں سے منگوائی تھی۔انہوں نے لکھا ہے کہ کارٹونوں کی دوبارہ اشاعت کے نتیجے میں بالعموم ڈینش عوام میں ایک مثبت سوچ بیدار ہو رہی ہے اور اس بات کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ کارٹونوں کی اشاعت محض پرووو کیشن (Provocation) ہے۔

اخبارات اور انٹرنیٹ میں اگر چہ مثبت اور منفی ملے جلے جذبات کا اظہار ہے تاہم انٹرنیٹ پر ایک مشہور گروپ ہے جس کا نام فیس بک (Face Book) ہے۔انہوں نے Sorry Muhammad کے نام سے آنحضرت ﷺ سے معذرت کا سلسلہ شروع کیا ہے جس میں اب تک چھ ہزار سے زائد افراد شامل ہو چکے ہیں اور بڑی تعداد ہے جنہوں نے اپنی معذرت کا اظہار کیا ہے۔گو اس کے مقابلے پہ دوسرے گروپ بھی ہیں لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔ایک صاحب نے ایک تبصرے میں لکھا ہے کہ ڈنمارک کہاں ہے؟ ایک طرف تو ہم عراق اور افغانستان میں مسلمانوں کی مدد کے نام پر فوج بھیج رہے ہیں اور دوسری طرف یہاں کارٹون شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہے ہیں۔

پھر ایک نے طنزیہ انداز میں لکھا ہے کہ Moral اچھی بات ہے لیکن ڈبل Moral یقیناً اور بھی اچھا ہونا چاہئے۔پھر لکھتے ہیں کہ: میں ان دنوں اپنے ڈینش ہونے پر شرمندہ ہوں اور میں محسوس کرتا ہوں کہ اکثریت جو اس گروپ میں ہے وہ میری طرح جذبات رکھتے ہیں۔

پھر ایک نے لکھا ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ ڈینش جرنلسٹ آزادی رائے کے صحیح مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ سے کاغذ،قلم اور دوات کو سوچ سمجھ کر استعمال کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک نے لکھا کہ یہ جو کچھ بھی ہے یہ آزادی اظہار کا غلط استعمال ہے۔

سب سے زیادہ شائع ہونے والے ایک اخبار ایویسن ڈی کے (Avisen D K) نے اپنی اشاعت 25 فروری میں ایک صاحب کا یہ تبصرہ لکھا ہے کہ مجھے محمدؐ کے کارٹون کے مسئلہ پر اظہار کی اجازت دیجئے۔میرے خیال میں یہ ایک وحشیانہ اور حیثیانہ حرکت ہے کہ اپنے کسی ہمسائے کے کارٹون بنا کر اپنے گھر کے سامنے لٹکائے جائیں جہاں وہ اسے دیکھ بھی سکتا ہو اور پھر منافقانہ طور پر یہ دعویٰ بھی کیا جائے کہ میں اپنے ہمسائے سے اچھا ہوں کیونکہ میں اس سے اپنے ہمسایہ کے طور پر محبت کرتا ہوں۔

پھر ایک تبصرہ ہے کہ اپنے ہمسائے کو دکھ دینے کی بات ہمیشہ بری ہے۔ اگر اسلام کے بارے میں کوئی تنقیدی بات کی جائے تو یہ تو بجا ہے مگر اس طرح خاکوں کی اشاعت تو محض کسی کو دکھ دینا ہے۔

پھر Kristelig Dagblad ایک مذہبی اخبار میں ایک ڈینش کا تبصرہ شائع ہوا ہے کہ آزادی ضمیر کو خطرہ مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ پریس منسٹرز اور سیاستدانوں کی طرف سے ہے کیونکہ وہ اس کے ردعمل کے طور پر مسلمانوں کو آزادی رائے کا حق دینے کو تیار نہیں۔

پھر ایک صاحب جو عیسائی کمیونٹی کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں،انہوں نے بائبل کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کارٹونوں کی اشاعت عیسائیت کی تعلیم کے بھی سراسر منافی ہے۔نیز لکھا کہ:ایسی حرکات کو محض حماقت کے نام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔پھر کہتے ہیں کہ ڈینش محاورہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ کوئی عہدہ دیتا ہے تو اس کو عقل بھی دیتا ہے۔یہ لکھنے کے بعد کہتے ہیں: اس قسم کی حرکات کو دیکھ کر اہل حل وعقد میں عقل کی کمی نظر آتی ہے۔

اس طرح کے بے شمار تبصرے ہیں جو انہوں نے کئے۔یہ جو اسلام کے خلاف مہم ہے اس میں جیسا کہ ان تراشوں سے پتہ چلتا ہے بہت سے شرفاء شامل نہیں۔یہ ایک بہت بڑی مہم ہے اس میں صرف ایک آدھ کارٹونسٹ یا چند ممبر پارلیمنٹ یا سیاسی لیڈر بننے کا شوق رکھنے والوں کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک گہری سازش ہے اور اس کے پیچھے بڑی طاقتیں ہیں جو اسلام کی تعلیم سے خوفزدہ ہیں۔جو اپنے عوام کو یہ سمجھنے ہی نہیں دینا چاہتیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔جو مذہب کے نام پر اصل میں اپنی برتری قائم کرنا چاہتی ہیں۔جو اسلام سے پندرہ سو سال پرانی دشمنی کا اظہار بڑے منصوبے سے کر رہی ہیں۔جو عاجز بندے کو خدا کے مقابلے پر کھڑا کر کے شرک کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔اس میں ہر طرح کے لوگ شامل ہیں۔اور اسی وجہ سے پھر دباؤ ڈالا گیا۔ہمارا جو عربی چینل بند کیا گیا تھا،اس کے پیچھے عیسائیوں کا بہت بڑا ہاتھ تھا جنہوں نے بڑی حکومتوں کے ذریعہ سے دباؤ ڈلوایا تھا۔تو ایسے جو لوگ ہیں وہ بھلا اسلام کی شرک سے پاک تعلیم اور عین فطرت انسانی کے مطابق تعلیم کو کس طرح پنپنے دے سکتے ہیں۔جبکہ یہ لوگ چاہے وہ مذہب کی آڑ میں کریں یا سیاست کی آڑ میں کریں،آجکل دنیا کا الٰہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔دنیا کا معبود بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔دنیا کا مالک بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔دنیا کا رب بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔پس یہ بڑے دماغ اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔جنہیں خطرہ ہے کہ اسلام اگر پھیل گیا تو دوسرے مذاہب کی حیثیت معمولی رہ جائے گی۔لیکن یہ ان کی سوچیں ہیں،جو چاہیں کرلیں۔اسلام کا مقدر تو اب پھیلنا ہے اور انشاءاللہ اس نے پھیلنا ہے لیکن نہ کسی قسم کی دہشت گردی سے ،نہ کسی قسم کی عسکریت سے بلکہ مسیح و مہدی کے ذریعہ سے،اس پیغام کے ذریعہ سے جو قرآن کریم میں پیار و محبت پھیلانے کیلئے دیا گیا ہے اور دین فطرت کے اظہار کے ذریعہ سے۔پس چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک کوشش کرے کہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔یہ اخبار جتنی چاہے کوششیں کرلیں یا ان کے ممبر پارلیمنٹ جتنی چاہے کوششیں کرلیں یا حکومتیں جتنی چاہے کوششیں کرلیں یا دوسرے مذاہب کے جو رہنما ہیں وہ بھی جتنی چاہے کوششیں کرلیں،اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کر دیا ہے وہ اب رک نہیں سکتا۔

گزشتہ دنوں ہالینڈ کے ممبر پارلیمنٹ جو اپنی پارٹی بنا رہے ہیں،ان کو ان کی پارٹی سے صرف اس وجہ سے نکال دیا گیا کہ ان میں مسلمانوں کے خلاف بڑی شدت پسندی تھی۔اور اسلام کے خلاف یہ بڑے گرمجوش ہیں۔انہوں نے پھر ایک بیان دیا جو آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک کے بارے میں تھا۔بڑا توہین آمیز بیان تھا۔دوہرانے کی ضرورت نہیں۔قرآن کریم کے بارے میں نہایت نامناسب اور توہین آمیز بیان دیا۔اور یہ اسلام دشمنی میں اس حد تک بڑھے ہوئے ہیں کہ جو ڈنمارک کے کارٹون چھپے ان کو اپنی ویب سائٹ پر لگایا اور پھر اس کی بڑی تعریف کی۔بہر حال اللہ تعالیٰ خود ان سے نپٹے گا۔قرآن کریم کے بارے میں جو بیان ہے اس میں لکھتے ہیں کہ (رپورٹ جو منگوائی تھی یہ اس کا ترجمہ ہے) قرآن مجید دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔اس لئے اس پر پابندی لگانی چاہئے اور نعوذ باللہ آدھا قرآن پھاڑ کر پھینک دینا چاہئے۔اس وقت یہ شخص قرآن کے خلاف فلم بھی بنا رہا ہے۔پہلے ان کا ریلیز کرنے کا ارادہ تھا فی الحال نہیں کر سکے۔بہت ساری مسلمان تنظیمیں حکومت کو لکھ بھی رہی ہیں اور جماعت بھی لکھ رہی ہے۔فلم کا نام انہوں نے ''فتنہ'' رکھا ہے۔کسی نے ان سے یہ پوچھا کہ تم اس میں دکھاؤ گے کیا ؟ تو کہتے ہیں کہ قرآن کا یہ حکم دکھاؤں گا کہ جب کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو گردنیں کاٹو۔اب جو حملہ آور ہوگا تو بہر حال دفاع کے لئے جنگ تو ہوگی۔اور پھر یہ کہتے ہیں کہ دکھاؤں گا کہ عراق اور افغانستان میں اغوا کے بعد سر قلم کئے جاتے ہیں۔بہر حال اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑا ہاتھ لگتا ہے۔یہ ایک بڑی تنظیم کی سازش ہے لیکن وہاں بھی رد عمل ہو رہا ہے اور حکومت نے تمام مسلمانوں کے اماموں کے ساتھ ،میئرز کے ذریعہ سے میٹنگیں بھی کی ہیں۔جماعت نے بھی خط لکھے تھے اور ملکہ کو یہاں سے خط لکھا تھا،کابینہ کے ممبران کو بھی خط لکھے تھے اور بڑا واضح طور پر لکھا تھا کہ جو ایسی منفی اور بے بنیاد حرکتیں ہیں اس سے ہمارا پرامن معاشرہ متاثر ہوگا۔نیز خطوں کے ساتھ میرا پیس کانفرنس (Peace Conference) کا ایک ایڈریس بھی دیا ہے۔بہر حال ممبر پارلیمنٹ اور کافی لوگوں نے اس پہ مثبت رد عمل ظاہر کیا ہے۔سپیکر نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کا خط تمام ممبران پارلیمنٹ کو تقسیم کروا دیا ہے اور ملکہ نے بھی اپنے کرسمس کے پیغام میں اس بات کا اظہار کیا کہ معاشرے میں بدامنی پھیلانے والے منفی بیانات سے جن سے کسی کی دلآزاری ہو،پرہیز کرنا چاہئے۔اور اس نے یہ وزیر اعظم کو بھی پیغام بھجوایا۔ولڈرز (Wilders) جس نے یہ مہم شروع کی تھی،اس نے یہ ملکہ کے خلاف بھی اب پارلیمنٹ میں بھیجا ہے کہ ملکہ نے میری طرف اشارہ کیا ہے اور ملکہ کا حکومت میں دخل بند ہونا چاہئے۔

بہر حال یہ ان کی کوششیں ہیں اللہ تعالیٰ انہی میں سے لوگ بھی پیدا کر رہا ہے جو رد بھی کرتے ہیں۔بعض نیک فطرت ہیں بلکہ بہت ساری تعداد ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ نیک فطرتوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور یہ باز آجائیں ورنہ خدا کی تقدیر جب چاہتی ہے تو پھر اپنا کام کرتی ہے اور پھر کسی کو چھوڑتی نہیں۔

قرآن کریم پر حملہ کرتے ہوئے ایک کینیڈین عیسائی مشنری ڈان رچرڈسن (Don Richardson) نے ایک کتاب تین چار سال پہلے لکھی ہے جس کا نام ہے دی سیکرٹس آف قرآن (The Secrets of the Quran)۔یہ بھی دل کے کینوں اور بغضوں سے بھری ہوئی کتاب ہے۔قرآن کریم کی مختلف آیات کا ترجمہ لکھ کر پھر تبصرہ کیا ہے اور ہوشیاری یہ کی ہے کہ چند ایک آیات لے کر ہر جگہ مختلف جو سات آٹھ ترجمے اس کو انگلش میں ملے وہ بیان کئے ہیں۔چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا جو ترجمہ قرآن ہے اس کا بھی کچھ حصہ لیا گیا ہے اور چوہدری صاحب کے ترجمہ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ بائبل کے کرداروں کو عربی کی بجائے انگلش طرز پر بیان کیا گیا ہے۔لیکن حیرت ہے کہ طالوت کو بائبل کے لفظ کی بجائے عربی طرز پر لکھا ہے۔یعنی طالوت کو طالوت ہی لکھا ہے اور نتیجہ اس کے بعد یہ نکالتا ہے کہ یہ اس لئے کیا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی غلطیوں کو غیر عرب لوگوں سے چھپایا جائے۔یہ تو ہمارے ترجمے کا طریق ہے۔اگر یہ اتنا ہی ایماندار ہے تو جو Five Volume Commentary ہے اس میں Foot Notes دیئے گئے ہیں اس کو بھی دیکھتا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ترجمہ تو میں نہیں دیکھ سکا لیکن جو کمنٹری ہے اس میں سورۃ البقرہ میں جہاں یہ آیت،حضرت داؤدؑ کے ضمن میں آتی ہے،وہاں نیچے Foot Notes میں بائبل کے جو الفاظ ہیں وہ بھی استعمال کئے گئے ہیں۔کتاب پوری نہیں تھی کسی نے نوٹس بھیجے تھے اس لئے پورا تبصرہ تو نہیں ہو سکتا۔بہر حال وہ کتاب میں

نے منگوائی ہے۔لیکن بظاہر اس سے جو بھی میں نے چند ایک صفحے دیکھے ہیں یا کچھ کچھ اس میں پیرے دیکھے ہیں، اسلام کے خلاف کینہ اور بغض صاف جھلکتا ہے۔ پھر ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ بہت سے آزاد خیال امریکن سمجھتے ہیں کہ 1.3 بلین (Billion) مسلمان جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں تو یقیناً اس میں پیغام صحیح اور سچا ہوگا۔ تبھی تو ایمان رکھتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ ان امریکنوں کی بھول ہے اسلام میں کوئی سچائی نہیں، قرآن میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ پھر صدر بش کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے کہ صدر بش اچھے آدمی ہیں لیکن بہت سے مغربی لوگوں کی طرح اسلام کے بارے میں بالکل لاعلم ہیں کیونکہ 9/11 کے بعد انہوں نے کھلے عام دہشت گردوں کے خلاف جنگ کو کروسیڈ (Crusade) کا نام دے دیا تھا۔ مذہبی جنگ کا نام دے دیا تھا۔ یہ ان کی سادگی ہے اور ان کے کسی مشیر نے ان کو مشورہ بھی نہیں دیا۔ خلاصہ آگے اس کا یہ بنتا ہے کہ بے شک یہ Crusade ہی سمجھتے لیکن کھلے عام نہ کہتے۔ کیونکہ اس سے پھر عیسائیت کا اس سے برا اثر پڑتا ہے۔

تو یہاں تک ان لوگوں کا اسلام کے خلاف اور قرآن کے خلاف بغض اور کینہ بھرا ہوا ہے لیکن ان سب اسلام دشمنوں اور قرآن کے مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہی وہ تعلیم ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے غالب آنا ہے انشاء اللہ۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور اس کو ان کے دجل یا طاقت یا روپیہ یا پیسہ روک نہیں سکتے۔

لیکن افسوس ہوتا ہے بعض مسلمان حکومتوں پر بھی جو بظاہر مسلمان ہیں لیکن اپنے مقصد کو بھولی ہوئی ہیں، اپنی ظاہری شان وشوکت کی وجہ سے انجانے میں یا جان بوجھ کر اسلام کو کمزور کر رہی ہیں۔ صرف اس لئے کہ اپنی ظاہری شان وشوکت قائم رہے۔

ایک امریکن نے ایک کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں اسلامی ملکوں کے جو بعض سربراہ ہیں ان کا بھی ہاتھ ہے تا کہ جو دولت ہے وہ مغرب کے ہاتھ میں آ جائے اور اس میں سے اسلامی حکومتیں اپنا حصہ لیتی رہیں۔ یعنی وہ افراد حصہ لیتے رہیں۔ عوام کو تو پتہ ہی نہیں۔ ایسے لوگ جن کے دل کینوں سے پُر ہیں جو قرآن اس لئے کھولتے اور دیکھتے ہیں کہ اس میں اعتراض تلاش کئے جائیں۔ جن کے دل پتھروں کی طرح سخت ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان کو یہ تعلیم جو قرآن کی تعلیم ہے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جن کے دل خود کینوں اور بغضوں سے بھرے ہوں، گند میں رہنے کے عادی ہوں اور اس گند میں رہنے پر پھر اصرار بھی ہو، وہ بھلا اس پاک چشمے سے کس طرح فیض پا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ۔ فِیْ کِتَابٍ مَّکْنُوْنٍ۔ لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ: 80-78) کہ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔ ان آیات سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ۔ (سورۃ الواقعہ: 76) پس میں ستاروں کے جھرمٹ کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اس آیت کو بھی شامل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’میں مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ کی قسم کھاتا ہوں‘‘ یعنی ستاروں کے جھرمٹ کی قسم کھاتا ہوں ’’اور یہ بڑی قسم ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اور قسم اس بات پر ہے کہ یہ قرآن عظیم الشان کتاب ہے اور اس کی تعلیمات سنت اللہ کے مخالف نہیں۔ بلکہ اس کی تمام تعلیمات کتاب مکنون یعنی صحیفہ فطرت میں لکھی ہوئی ہیں‘‘۔ ہر ایک انسان کی فطرت میں چھپی ہوئی ہیں۔ ’’اور اس کے دقائق کو وہی لوگ معلوم کرتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں‘‘۔ اگر اس کا علم ہے، اس کی گہرائی ہے تو اس کو وہی لوگ معلوم کر سکتے ہیں جن کے دل پاک ہیں۔ ’’(اس جگہ اللہ جلشانہ نے مَوَاقِعِ النُّجُوْمِ کی قسم کھا کر اس طرف اشارہ کیا کہ جیسے ستارے نہایت بلندی کی وجہ سے نقطوں کی طرح نظر آتے ہیں مگر وہ اصل میں نقطوں کی طرح نہیں بلکہ بہت بڑے ہیں ایسا ہی قرآن کریم اپنی نہایت بلندی اور علوشان کی وجہ سے کم نظروں کے آنکھوں سے مخفی ہے اور جن کی غبار دور ہو جاوے وہ ان کو دیکھتے ہیں اور اس آیت میں اللہ جلشانہ نے قرآن کریم کے دقائق عالیہ‘‘ یعنی بہت اعلیٰ قسم کے جو گہرے نکات ہیں ان ’’کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں سے مخصوص ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے پاک کرتا ہے اور یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے‘‘۔ گہرائی بھی ہے اور عام فہم بھی ہے جس کو اگر سمجھنا چاہے تو سمجھ سکتا ہے۔ ’’اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا‘‘۔ اگر یہ ہوتا کہ قرآن کریم کی تعلیم عام فہم نہیں ہے، ہر ایک کو سمجھ نہیں آ سکتی گو اس کے بہت گہرے مطالب بھی ہیں لیکن اس کے ظاہری مطلب اس کی تعلیم میں ایسی چیزیں ہیں جو عام فہم ہیں، سمجھ آ جاتی ہے۔ اگر اس میں یہ نہ ہوتا تو فرمایا کہ ’’کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا‘‘۔ پھر تبلیغ کس طرح ہوتی؟ لوگوں کو سمجھاتے کس طرح؟ ہر ایک تو قرآن کریم کے علم کے اتنے گہرے معارف نہیں رکھتا۔ تو یہ ہر آدمی کو سمجھ بھی آتی ہے ’’مگر حقایقِ معارف چونکہ مدارِ ایمان نہیں صرف زیادتِ عرفان کے موجب ہیں اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا‘‘۔ جو خاص خاص باتیں ہیں، جو معرفت کی بہت گہری باتیں ہیں ان پر صرف مدار ایمان نہیں ہے۔ یا یہ کہ صرف ان کی وجہ سے ایمان مضبوط نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف قرآن کریم کی تعلیم کا جو عرفان ہے اس میں زیادت کا موجب ہے۔ اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا۔ صرف خاص خاص لوگوں کو اس کی باتیں سمجھائی گئی ہیں ’’کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔‘‘ (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 53-52)

فرماتے ہیں: ’’دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقویٰ وطہارت کی ضرورت نہیں ہے ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر ہو، ظالم ہو، وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے۔ چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے۔ ان کی تحصیل کے لئے تقویٰ وطہارت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (سورۃ الواقعہ: 80)۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے اسے لازم ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔‘‘

(البدر جلد 3 نمبر 2 مورخہ 8 جنوری 1904ء صفحہ 3)

پہلی بات تو ایمان کی ہے۔ ایمان کی باتیں تو ثابت ہو جاتی ہیں۔ پھر اگر مزید معرفت حاصل کرنی ہے تو تقویٰ میں ترقی کرنی ہوگی۔ جوں جوں تقویٰ میں ترقی کرتا جائے گا مزید پاک ہوتا چلا جائے گا۔ قرآن کریم کا عرفان حاصل ہوتا چلا جائے گا۔ پس قرآن کریم ان لوگوں کو جو دور کھڑے اس تعلیم کو دیکھ رہے ہیں اور اپنے بغضوں اور کینوں کی وجہ سے قریب آنا بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ دوسروں کو ورغلانے پر بھی تلے ہوئے ہیں۔ شیطان کا کردار جو اس نے کہا تھا کہ میں ہر راہ سے آؤں گا، ان لوگوں نے تو وہ اختیار کیا ہوا ہے۔

پس قرآن کو سمجھنے کے لئے پہلے پاک دل ہونے کی بھی ضرورت ہے اور اس پاکی میں پھر انسان آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اگر پاک دل ہوں گے تو پھر کچھ سمجھ آئے گی۔ پھر مزید عرفان حاصل کرنے کے لئے مزید تقویٰ میں ترقی کرنے کی ضرورت ہے۔ تو ایک انسان کا قرآن کریم سمجھنے کے لئے یہ معیار ہے۔ اب دیکھیں وہ خاتون بھی تھیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئیں۔ پتہ نہیں اس نے ترجمہ کس کا پڑھا تھا۔ کس حد تک وہ صحیح تھا لیکن بہر حال اس کے دل پر اثر ہوا۔ پس قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے پاک دل ہونا اور اس میں چھپے ہوئے موتیوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ قریب آ کر دیکھنا بھی ضروری ہے لیکن اگر ان پادری صاحب کی طرح صرف اعتراض کے رنگ میں دیکھے گا تو پھر اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ وہ اس جاہل کی طرح ہے جو ستاروں کو دور سے دیکھ کر انہیں چھوٹا سا چمکتا ہوا نقطہ سمجھتا ہے۔ ایسے بے عقل لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم ایسے حاسدوں، بغضوں اور کینوں سے بھرے ہوؤں اور ظالموں کو سوائے گھاٹے کے کسی چیز میں نہیں بڑھاتی۔ اس میں اگر شفا ہے تو مومنین کے لئے ہے۔ اگر اس میں کوئی تعلیم ہے اور سبق ہے تو مومنین کے لئے ہے۔ اگر ان سے کوئی فیض پاتا ہے تو پاک دل مومن فیض پاتا ہے یا وہ فیض پانے کی کوشش کرتا ہے جو خالی الذہن ہو کر پھر اس کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اگر اس سے کوئی اپنی روحانی میل دور کرتا ہے تو پاک دل مومن کرتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل: 83) اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفا ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی چیز میں نہیں بڑھاتا۔ پس یہ باتیں یعنی اسلام کی مخالف باتیں، جب ہم مخالفین اسلام اور مخالفین قرآن کے منہ سے سنتے ہیں تو یہ ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں پہلے ہی درج فرما دیا ہے۔ اگر پہلے انبیاء کے ذکر میں بعض باتیں بیان کی ہیں تو اس لئے کہ یہ ان انسانوں کی فطرت ہے جو شیطانوں کے چیلے ہیں وہی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی فطرت ہے جو شیطان کے چیلے بنتے ہوئے قرآن میں نقص نکالتے ہیں۔ اگر کفار کے ذکر میں بیان ہے تو یہ پیشگوئی ہے کہ آئندہ بھی اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنی مخالفت میں اتنے اندھے ہو جائیں گے کہ بظاہر پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے اور ترقی یافتہ ملکوں کا شہری کہلانے کے اور مذہبی راہنما کہلانے کے باوجود، امن کے علمبردار کہلانے کے باوجود ایسی حرکتیں ضرور کریں گے جن سے یہ ظاہر ہو جائے کہ ان کی ظاہری حالتیں محض دھوکہ ہیں۔ یہ لوگ تو خود ایسے بیمار ہیں جن کی بیماریاں بڑھتی ہیں۔ یہ لوگ تو ایسے ہیں جو کبھی محسن انسانیتؐ کی لائی ہوئی تعلیم سے فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ۔ الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ۔ فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ (الحجر: 94-91) کہ اس عذاب سے جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔ کَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَی الْمُقْتَسِمِیْنَ۔ جیسا ہم نے باہم بٹ جانے والوں پر نازل کیا تھا۔ جنہوں نے قرآن کو جھوٹی باتوں کا مجموعہ قرار دیا۔ فَوَرَبِّکَ لَنَسْئَلَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ پس تیرے رب کی قسم ہم یقیناً ان سب سے ضرور پوچھیں گے۔ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ اس کے متعلق جو وہ کیا کرتے تھے۔ پس یہ اصول ہمیشہ کے لئے ہے صرف ان مکہ والوں کے لئے نہیں تھا جو آنحضرت ﷺ کو تنگ کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر تھے۔ یہ نبی ﷺ تمام زمانوں کے لئے ہے۔

پس آپؐ کو تکلیف پہنچانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک بھی ہمیشہ کے لئے ہے۔ کیا آج آنحضرت ﷺ کی زندگی پر استہزاء کرنے والے یا قرآن کریم کی تعلیم کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں گے جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کی غیرت رکھتے ہوئے ہمیشہ کیا ہے اور کرتا ہے؟ آج بھی دشمنوں کے اس گروہ نے آنحضرت ﷺ کی ذات پر حملے کرنے کے لئے اپنے کام بانٹے ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے تا کہ مختلف صورتوں میں آپ ﷺ کو اور قرآن کریم کو تضحیک کا نشانہ بنایا جائے۔ کتابوں کے ذریعہ، اخباروں کے ذریعے، ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ، اور اب جیسا کہ میں نے بتایا

فلم کے ذریعہ سے یہ کوشش کی جارہی ہے۔تو انہوں نے آج یہ کام تقسیم کئے ہوئے ہیں۔

یہ کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی تعلیم جھوٹی ہے۔کینیڈین پادری جس کا میں نے ذکر کیا ہے، اس کی کوشش اپنی کتاب میں یہی تھی اور یہی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ان حرکتوں کی وجہ سے تم چھوڑے جاؤ گے۔اس کے لئے تمہیں جوابدہ ہونا ہوگا۔سزا کے لئے تیار ہونا ہوگا اگر اپنے رویے نہ بدلے۔اور یہ سزا اللہ تعالیٰ کس طرح دے گا؟ وہ مالک ہے، اس کے اپنے طریقے ہیں۔لیکن یہ اصولی بات ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے لئے غیرت رکھتا ہے۔اپنی شریعت کے لئے غیرت رکھتا ہے اور غیرت دکھاتا ہے۔پس ان کے جو یہ عمل ہیں بغیر سزا کے چھوڑے نہیں جائیں گے اور جب سزا کا وقت آئے گا تو کوئی جھوٹا خدا ان کو نہیں بچا سکتا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لوگوں کو نصیحت کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ یہ قرآن آخری شرعی کتاب ہے اور یہ رسول ﷺ آخری شرعی نبی ہیں اور تمام سابقہ انبیاء کی تعلیم کے اہم حصے اس قرآن میں سمو دیئے گئے ہیں۔بلکہ بہت سی ایسی باتیں بھی اس میں شامل کر دی گئی ہیں جن کا پہلی کتابوں میں ذکر تک نہیں تھا۔پس پھر بھی تم لوگوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ اس پر غور کرو۔اپنے دلوں کو پاک کرو، سوچو، دیکھو کہ اس کے گہرے مضامین کیا ہیں؟ بجائے یہ کہنے کے کہ 1.3 بلین مسلمانوں کو دیکھ کر کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ قرآن کریم کی تعلیم حقیقی اور سچی ہے۔سوچنا چاہئے۔سوچو اور غور کرو کہ یہ ایک واحد کتاب ہے جو اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ یہ محفوظ رہے گی۔

گزشتہ دنوں ایک خبر یہ بھی آئی تھی کہ اب بعض جگہ لوگوں نے ایک نئی طرز پہ تحقیق شروع کی ہے۔یہ لوگ ثابت کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں کہ قرآن کریم بھی اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے۔تو جتنی چاہے یہ کوششیں کر لیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کو کبھی جھوٹا نہیں کر سکتے۔اس لئے غلط راستوں پر چلنے کی بجائے اس نصیحت کی طرف توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔ (القمر:18) اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا۔پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ اس آیت کا سورۃ القمر میں ذکر ہے اور چار دفعہ ذکر آیا ہے اور ہر دفعہ کے ذکر کے بعد کسی قوم کی تباہی کی خبر دی گئی ہے۔پہلی مثال عاد کی دی گئی۔دوسری مثال ثمود کی دی گئی۔پھر لوط کی قوم کی دی گئی۔پھر فرعون کی دی گئی۔ان سب نے انبیاء کا انکار کیا، انہیں جھٹلایا۔آخر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا سامنا کرنا پڑا۔پس اللہ کے رحم کی جو نظر ہے اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ حد سے نہ بڑھیں۔استہزاء میں بڑھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔پس ہم ان لوگوں سے ہمدردی کے جذبات کے تحت کہتے ہیں کہ خدا کا خوف کریں۔

قرآن کی تعلیم تو تمام قسم کی تعلیموں اور ضابطۂ حیات کا مجموعہ ہے۔روحانیت کے اعلیٰ معیاروں کی یہ تعلیم دیتی ہے۔اخلاق کے اعلیٰ معیاروں کی تعلیم دیتی ہے۔ہر معمولی عقل رکھنے والے اور اعلیٰ فہم وادراک رکھنے والے کے لئے اس میں بیان ہے۔پس اس میں ایک یہ بھی بات ہے کہ اگر تمہیں سمجھ نہیں آتی تو اعتراض کرنے کی بجائے اپنی عقلوں پر روؤ، نہ کہ قرآن پر اعتراض کرو۔قرآن کی تعلیم تو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے لیکن اس کو سمجھنے کے لئے پاک دل ہونا ضروری ہے اور ایک مزکی کی ضرورت ہے۔آج جماعت احمدیہ ہے جو اس کا فہم و ادراک اس مُزّکی سے حاصل کر کے آگے پہنچاتی ہے۔آؤ اس سے یہ فہم وادراک حاصل کرو۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور اس انجام سے محفوظ رکھے جس کی خدا تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی ہے۔

آجکل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔امت مسلمہ کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اگر یہ اپنی رنجشیں چھوڑ کر ایک بڑے مقصد کے حصول کے لئے ایک ہو جائیں، اللہ تعالیٰ کے اشارے کو سمجھیں تو بہت سارے شر سے محفوظ رہیں گے۔یہی چیز ہے جو ان حملہ آوروں کے حملوں سے ان کو محفوظ رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔

ایک افسوسناک خبر کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں مکرم بشارت احمد صاحب مغل جو کراچی کے رہنے والے تھے ان کو 24 فروری کو کچھ افراد نے گولی مار کر شہید کر دیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پچاس سال ان کی عمر تھی۔صبح چھ بجے یہ نماز فجر کے لئے جارہے تھے مسجد نہیں پہنچے تو تھوڑی دیر کے بعد ان کے بیٹے نے آ کر بتایا کہ میرے والد کو کسی نے گولی ماردی ہے۔وہاں جو سڑک کی صفائی کرنے والے تھے اس نے بتایا کہ موٹر سائیکل پہ کچھ لوگ آئے تھے اور فائر کر کے، ان کو مار کر موٹر سائیکل پر بیٹھ کر دوڑ گئے۔چار پانچ گولیاں ان کو لگیں۔ایک گولی گردن کے آر پار گزر گئی، دوسری چھاتی میں دل کے پاس لگی۔ہسپتال لے جایا گیا لیکن بہرحال جانبر نہیں ہو سکے۔مرحوم نے 1988ء میں اپنے خاندان، اپنی فیملی (بیوی بچوں) سمیت بیعت کی تھی۔وہیں کراچی میں کام کیا کرتے تھے۔بڑے نڈر اور دلیر آدمی تھے۔لوگوں کی ہر وقت بڑی مدد کرتے تھے۔نمازوں کے بڑے پابند تھے۔نمازوں پر لوگوں کو لے کر جایا کرتے تھے۔نماز کے لئے، صبح فجر کی نماز پر خاص طور پر جاتے وقت ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹایا کرتے تھے۔انہوں نے بڑی محنت سے وہاں منظور کالونی میں ایک خوبصورت مسجد بھی بنوائی ہے۔ویسے یہ رہنے والے لاٹھیانوالہ فیصل آباد کے تھے۔لیکن آجکل کراچی میں آباد تھے۔موصی تھے۔جنازہ ربوہ میں ہوا ہے۔وہیں تدفین ہوئی ہے۔ان کی اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر کی توفیق دے اور ان کے نیک نمونے قائم رکھنے کی توفیق دے۔دشمنوں کو اپنی پکڑ میں لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا: ایک بات رہ گئی تھی۔ابھی نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ میں ان شہید کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

❁❁❁❁❁❁

اعلان برائے شرکت جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۸ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ۴۲واں جلسہ سالانہ یوکے مورخہ ۲۵/۲۶/اور ۲۷ جولائی ۲۰۰۸ء کو لندن میں منعقد ہوگا۔اس میں شرکت کے خواہشمند احباب وخواتین اپنے کوائف "Letter of Identity" کے مطابق مکمل کر کے مکرم صدر صاحب/امیر صاحب/امیر صاحب صوبائی کے توسط سے اپنی درخواستیں دفتر ہذا کو ۳۰/اپریل ۲۰۰۸ء تک بھجوائیں۔تا انہیں حصول ویزہ کے لئے دعوت نامے بھجوائے جاسکیں۔

اس سلسلہ میں ضروری ہدایات امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو بذریعہ سرکلر بھجوائی جارہی ہیں۔اپنی درخواستیں متعلقہ صدر صاحب/امیر صاحب/امیر صاحب صوبائی جماعت احمدیہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔اس جلسہ کی عظیم الشان کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔(ناظر امور عامہ قادیان)

بقیہ صفحہ نمبر 2 "حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی ہدایات........"

بڑھائیں تا کہ وہ قرآن کریم سے تحقیق کرنے کے طریقے سیکھیں تبھی انہیں سائینس کے علم کا فائدہ ہوگا۔پھر فرمایا پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب قرآن کریم پر بہت غور وفکر کرتے تھے اور اس علم کو انہوں نے بہت بڑھایا اور اسی وجہ سے ان کے Science کے علم کو فائدہ ہوا۔احمدی طالب علموں کو تحریک کریں کہ انہیں بھی پروفیسر عبدالسلام صاحب کے اس طریق کو اپنانا چاہئے۔اس ضمن میں ہندوستان بھر کے سیکریٹری تعلیم کو بہت فعال کریں۔اور لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو بھی اس شعبہ میں ان کو بھی فعال کریں۔

☆۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وقف نو کلاسز اور حضور رحمہ اللہ کی کتاب Revelation Rationality knowledge and truth (جو اب اردو میں بھی مہیا ہے) کے ذریعہ احمدی طلباء اور اساتذہ کو قرآن اور Science کے آپسی Connection کا علم ہوگا۔اس لئے نظارت تعلیم ان دونوں کو ہندستان بھر میں زیادہ سے زیادہ promote کرے۔

☆ نظارت تعلیم ہر ذریعہ سے کوشش کرے اور promote کرے کہ احمدی طالب علم اور وقف نو بچے جماعتی کتب، رسالے، ایم ٹی اے اور alislam ویب سائیٹ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔اس معاملہ میں سیکریٹری تعلیم اور ذیلی تنظیمیں بھی Active ہوں۔

☆۔خلافت جوبلی سال کے لئے نظارت تعلیم کا یہ ٹارگیٹ ہے کہ ہندوستان بھر کے سارے احمدی طالب علم اور واقفین نو خلافت جوبلی میں اس طرح سے داخل ہوں کہ وہ حضور انور کی تمام ہدایات پر عمل کرنے والے ہوں جو خاص طور پر مندرجہ ذیل سے لی جاسکتی ہیں۔

حضور انور کی اس سال کے جلسہ سالانہ (U.K) کے آخری خطاب میں دی گئی نصائح۔ ۲) حضور انور کی کتاب شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داری (اور انگریزی میں (Conditions of Bait and Responsibilities of an Ahmadi (ناظر تعلیم قادیان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

خلافت خامسہ کی
عظیم الشان اور بابرکت تحریکات

(مرتبہ: حبیب الرحمن زیروی۔ربوہ)

قسط نمبر2

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نام اپنے پہلے پیغام میں فرمایا:-

’’اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا پس اس قدرت کے ساتھ کامل اطاعت اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

پھر حضور نے فرمایا:-

’’خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔ روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ مساجد کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الیٰ اللہ کے بارہ میں یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔ تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔ یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو ....تو واضح ہو کہ نبی یا خلیفہ وقت کبھی بھی مذاق میں بھی یہ بات نہیں کرسکتا۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 343)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ تین سالوں میں جماعت کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ اسلام و احمدیت اور جماعتی ترقی اور خدمت بنی نوع انسان کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں جو بابرکت تحریکات فرمائیں بطور یاددھانی ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت ان تحریکات پر کماحقہٗ عمل کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

(21) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے فائدہ اُٹھائیں

’’اس زمانے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کی تفاسیر اور علم کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اگر قرآن کو سمجھنا ہے یا احادیث کو سمجھنا ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ یہ تو بڑی نعمت ہے ان لوگوں کے لئے جن کو اردو پڑھنی آتی ہے کہ تمام کتابیں اُردو میں ہیں اکثریت اردو میں ہیں، چند ایک عربی میں بھی ہیں پھر جو پڑھے لکھے نہیں ان کے لئے مسجدوں میں درسوں کا انتظام موجود ہے ان میں بیٹھنا چاہئے اور درس سننا چاہئے پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اور ایم ٹی اے والوں کو بھی مختلف ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں یہ پروگرام بھی شامل کرنے چاہئیں جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کے تراجم بھی ان کی زبانوں میں پیش ہوں۔ جہاں جہاں تو ہو چکے ہیں اور تسلی بخش تراجم ہیں وہ تو بہرحال پیش ہوسکتے ہیں اور اسی طرح اُردو دان طبقہ جو ہے، ملک جو ہیں، وہاں سے اردو کے پروگرام بن کے آنے چاہئیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کے معرفت کے نکات دُنیا کو نظر آئیں اور ہماری بھی اور دوسروں کی بھی ہدایت کا موجب بنیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون۔2004ء)

(22) اجتماعات اور جلسوں سے بھرپور استفادہ کی تلقین

’’اس کے لئے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں اجتماعوں اور جلسوں کے وقت، جب اجتماعات یا جلسوں پہ آتے ہیں تو وہاں ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے اور صرف یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے یہاں سے اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانی ہے اور جلسوں کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اگر جلسوں پہ آ کے پھر دُنیاوی مجلسیں لگا کر بیٹھنا ہے اور ان سے پورا استفادہ نہیں کرنا تو پھر ان جلسوں پہ آنے کا فائدہ کیا ہے؟ یہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہئے یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح وتفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے۔

(23) واقفین نو زبانیں سیکھیں

’’اس ضمن میں میں واقفین نو سے بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ واقفین نو جو شعور کی عمر کو پہنچ چکے ہیں اور جن کا زبانیں سیکھنے کی طرف رجحان بھی ہے اور صلاحیت بھی ہے خاص طور پر لڑکیاں وہ انگریزی، عربی، اردو اور ملکی زبان جو سیکھ رہی ہیں جب سیکھیں تو اس میں اتنا عبور حاصل کرلیں، (میں نے دیکھا ہے کہ زیادہ تر لڑکیوں میں زبانیں سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے) کہ جماعت کی کتب اور لٹریچر وغیرہ کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں تبھی ہم ہر جگہ نفوذ کرسکتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18۔جون 2004ء)

(24) اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وصیت کے آسمانی نظام میں شامل ہوں

’’نظام وصیت کو قائم کئے 2005ء میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک سو سال ہو جائیں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ 1905ء میں آپ نے اسے جاری فرمایا تھا لیکن جیسا کہ متعدد جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ آپ نے جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ملتے رہیں گے اور ضرور ملتے رہیں گے جو اس طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہوں گے لیکن جس رفتار سے جماعت کے افراد کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھا، نہیں ہو رہے۔ جس سے مجھے فکر بھی پیدا ہوئی ہے اور میں نے سوچا ہے کہ آپ کے سامنے اعداد وشمار بھی رکھوں تو آپ بھی پریشان ہو جائیں گے وہ اعداد وشمار یہ ہیں کہ آج ننانوے سال پورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تاکہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ اُنہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پھر بہت سے لوگوں کی طرف سے یہ تجویزیں بھی آئی ہیں کہ 2008ء میں خلافت کو سَو سال پورے ہو جائیں گے اس وقت خلافت کی بھی سَو سالہ جوبلی منانی چاہئے تو بہرحال وہ تو ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔ وہ کیا کرتے ہیں، رپورٹس دیں گے تو پتہ لگے گا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سَو سال ہو جائیں گے تو دُنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہند ہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ UK فرمودہ یکم اگست 2004ء)

(25) ’’Humanity First‘‘ کی طرف توجہ کریں

’’ہیومینیٹی فرسٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے مختلف ممالک نے اس میں بہت کام کیا ہے۔ جرمنی کے علاوہ جرمنی میں یہ اس طرح فعّال نہیں ہے۔ فعّال اس لئے نہیں ہے کہ بعض معاملات میں اُنہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو ری آرگنائز (Re-organize) کریں اور چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں، لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں تو یہ بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے یہ غلط تأثر ہے ذہنوں سے نکال دیں اگر کوئی دقّت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں لیکن بہرحال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہئے لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔اگست 2004ء)

(26) بچوں کو السلام علیکم کہنے کی عادت ڈالنی چاہئے

’’پاکستان میں تو ہمارے سلام کہنے پر پابندی ہے، بہت بڑا جرم ہے۔ بہرحال ایک احمدی کے دل سے نکلی ہوئی سلامتی کی دعائیں اگر یہ لوگ نہیں لینا چاہتے تو نہ لیں اور تبھی تو ان کا حال یہ ہو رہا ہے لیکن جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں خاص طور پر ربوہ، قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی احمدی آبادیاں ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ ربوہ کے بچوں کو کہا تھا کہ اگر بچے یاد سے اس کو رواج دیں گے تو بڑوں کو بھی عادت پڑ جائے گی پھر اسی طرح واقفین نو بچے ہیں۔ ہمارے جامعہ نئے کھل رہے ہیں، ان کے طلباء ہیں۔ اگر یہ سب اس کو رواج

دینا شروع کریں اور ان کی یہ ایک انفرادیت بن جائے کہ یہ سلام کہنے والے ہیں تو ہر طرف سلام کا رواج بڑی آسانی سے پیدا ہوسکتا ہے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے بعض اور دوسرے شہروں میں کسی دوسرے کو سلام کر کے پاکستان میں قانون ہے کہ مجرم نہ بن جائیں۔ احمدی کا تو چہرے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ احمدی ہے اس لئے فکر کی یا ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے اور مولوی ہمارے اندر ویسے ہی پہچانا جاتا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 دسمبر 2004ء)

(27) تلاوت قرآن کریم اور ترجمہ پڑھنے کی تلقین

(ا) ''پس ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہیئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں پھر ترجمہ پڑھیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں یہ تفسیر بھی تفسیر کی صورت میں تو نہیں لیکن بہرحال ایک کام ہوا ہوا ہے کہ مختلف کتب اور خطابات سے، ملفوظات سے حوالے اکٹھے کر کے ایک جگہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا علم کا خزانہ ہے اگر ہم قرآن کریم کو اس طرح نہیں پڑھتے تو فکر کرنی چاہئے اور ہر ایک کو اپنے بارے میں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ احمدی کہلانے کے بعد ان باتوں پر عمل نہ کر کے احمدیت سے دور تو نہیں جا رہا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

(ب) ''بہرحال ایک احمدی کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے قرآن کریم پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، غور کرنا ہے اور جہاں سمجھ نہ آئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وضاحتوں سے یا پھر انہیں اصولوں پر چلتے ہوئے مزید وضاحت کرتے ہوئے خلفاء نے جو وضاحتیں کی ہیں ان کو ان کے مطابق سمجھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کرنا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء)

(ج) ''پس ایک احمدی کو باریکی میں جا کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اگر آپ یہ کر لیں گے تو ان ملکوں میں بھی اور دنیا میں ہر جگہ جہاں احمدیوں کے چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں، رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، دلوں میں بغض اور کینے پلتے بڑھتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھیں اور اس کے احکامات کو زندگیوں کا حصہ بنائیں ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار کے نیچے بھی آسکتے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 ستمبر 2005)

(28) رشتہ ناطہ کے مسائل کے حل کی طرف توجہ کریں

''آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آئے ہیں روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے...... بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک اعلان تھا اسی کے تحت اب یہ شعبہ رشتہ ناطہ مرکز میں بھی قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے قائم ہوتے ہیں پھر بھی مشکلات ہیں۔ اللہ تعالیٰ وہ بھی دور فرمائے۔

والدین کے علاوہ لڑکوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ایک تو جماعت کے اندر لڑکیوں کا رشتہ طے کرنے کی کوشش کریں اور اگر اپنے عزیز رشتہ داروں میں نہیں ملتا تو جماعتی نظام کے تحت طے کرنے کی کوشش کریں اور پھر بعض لوگ خاندانوں اور ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلوں میں اُلجھ جاتے ہیں تھوڑا سا میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور پھر انکار کر دیتے ہیں پھر ان مسئلوں میں اس طرح الجھتے ہیں تو پھر لڑکیوں کے رشتے طے کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ تو یہ ذاتیں وغیرہ بھی اب چھوڑنی چاہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔ دسمبر 2004ء)

(29) یہ عہد کریں کہ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے

(ا) ''یہاں جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ کچھ شکوہ ہے کہ بعض بڑی بڑی عمارات خریدی گئی ہیں اگر وہ نہ خریدی جاتیں تو اور چھوٹی چھوٹی کئی مساجد بن سکتی تھیں پھر یہ کہ جو بنی بنائی عمارات خریدی گئی ہیں وہ 100 مساجد کے زمرے میں نہیں ہیں۔ بعض لوگ خط لکھتے ہیں رہتے ہیں کہ ہم آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں یہاں یوں ہو رہا ہے اور یوں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان سب لکھنے والوں کی اطلاع کے لئے مَیں بتا دوں کہ گزشتہ سال یا اس سے بہت پہلے میں اس کا جائزہ لے چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ کون سی عمارات خریدی گئی ہیں اور کن کن کو 100 مساجد کے زمرے میں شامل کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27۔ اگست 2004ء)

(ب) ''دوسرے انہوں نے کہا ہے کہ اس خلافت کے دور میں سو مساجد کا وہ وعدہ جو خلافت رابعہ کے دور میں کیا تھا اس کو پورا کرنے والے ہوں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنا لیں گے اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں تو ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ تو یہ عہد آپ کریں تو اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مدد بھی کرے گا اور اللہ تو کہتا ہے کوشش کرو اور مجھ سے مانگو اور مَیں دوں گا۔

امید ہے انشاء اللہ اپنے حوصلے بھی بڑھائیں گے، اپنے ٹیلنٹ بھی بڑھائیں گے اور اپنی کوشش بھی بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ جزاک اللہ۔''

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

(30) احمدیت کا پیغام دُنیا کے کناروں تک پہنچائیں

''پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ گذشتہ کوتاہیوں پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگیں اور مغفرت طلب کریں اور آئندہ ایک جوش اور ایک ولولے اور جذبے کے ساتھ احمدیت کے پیغام کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے آگے بڑھیں۔ ابھی دُنیا کے بلکہ اس صوبے کے، سکاٹ لینڈ کے بہت سے حصے ایسے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا، کسی کو احمدیت کے بارے میں پتہ ہی نہیں ہے۔ پس بہت زیادہ کوششوں کی ضرورت ہے، دعاؤں کی بھی ضرورت ہے تبھی ہم اس دعوے میں سچے ہوسکتے ہیں کہ ہم تمام دُنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لے کر آئیں گے انشاء اللہ اور اسی لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اور آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اکتوبر 2004ء)

(31) تحریک جدید دفتر پنجم کا اجراء

''1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9 نومبر 1965ء کو ہوئی تھی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہرحال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

ایک تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسے تمام لوگوں کو، اب مَیں اس ذریعہ سے دفتر کو ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گزشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ان کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے اور ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو یہ احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی پہنچا ہے اس لئے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ حصہ دار بن جاؤ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جو اب احمدی بچے پیدا ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2004ء)

(32) تحریک جدید دفتر اوّل کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ واری اُٹھاتا ہوں۔ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ واری اُٹھائیں اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد اُمید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہوسکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آرہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔ اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کو جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں مجھے اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔ بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ واری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارے میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تا کہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کی توفیق دے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔ نومبر 2004ء)

(33) مسجد ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کے لئے چندہ کی تحریک

فرمایا:۔ ''اب میں یو۔ کے کی جماعت کے لئے

چند باتیں مختصراً کہنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں میں مَیں نے چند شہروں کا دورہ کیا تھا جس میں برمنگھم کی مسجد کا افتتاح بھی ہوا۔ بریڈفورڈ کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا، یہ پلاٹ اُنہوں نے بڑی اچھی جگہ لیا ہے پہاڑی کی چوٹی پہ ہے، نیچے سارا شہر نظر آتا ہے۔ پلاٹ اتنا بڑا نہیں ہے لیکن اُمید ہے تعمیر کے بعد اس میں کافی نمازیوں کی گنجائش ہو جائے گی۔Covered ایریا یہ زیادہ کرلیں گے پھر ہارٹلے پول کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا، یہ بھی اچھی خوبصورت جگہ ہے لیکن یہاں جماعت چھوٹی ہے اور اب کچھ تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

مجھے امیر صاحب نے سفر میں بتایا کہ کسی وقت میں انصاراللہ یوکے نے (یاداشت سے ہی بتایا تھا کوئی معین نہیں تھا۔ اب پتہ نہیں ابھی تک معین کیا ہے کہ نہیں) حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہارٹلے پول میں ہم انصاراللہ مسجد بنائیں گے اگر کیا تھا تو ٹھیک ہے اس کو پورا کریں اور اگر نہیں بھی کیا تو اب میں یہ کام انصاراللہ یو۔کے کے سپرد کر رہا ہوں کہ اُنہوں نے وہاں انشاء اللہ مقامی لوگوں کی جس حد تک مدد ہو سکے کرنی ہے اور یہ جو اصل بنیادی نقشہ ہے اس کے مطابق مسجد بنانی ہے۔ اس مسجد پہ تقریباً پانچ لاکھ پونڈ کا اندازہ خرچ ہے۔ تو انصاراللہ نے کس طرح پورا کرنا ہے وہ اپنا پلان کرلیں اور کمر ہمت کس لیں بہرحال ان کو مدد کرنی ہوگی وہاں جماعت بہت چھوٹی سی ہے۔

بریڈفورڈ میں تقریباً جوان کا اندازہ ہے 1.6 ملین یا 16 لاکھ پوونڈ کا (اگر میں صحیح ہوں اور یادداشت ٹھیک ہے) تو وہاں کافی بڑی مسجد بن جائے گی گو کہ وہاں کاروباری لوگ کافی ہیں اور مجھے اُمید ہے وہ اپنے ذرائع سے کافی حد تک جلدی اکٹھے کرکے مسجد مکمل کرلیں گے لیکن ہوسکتا ہے کہ کچھ سستی ہو جائے۔ بعض وعدے کرتے ہیں پورے نہیں کر سکتے بعض مجبوریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو ان کی مدد کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ یو۔کے کے ذمہ میں ڈالتا ہوں کہ یہ بھی ان کی مدد کریں اور یہ اس علاقے میں ایک بڑا اچھا وسیع جماعت کا منصوبہ ہے جو مجھے اُمید ہے جماعت کی وسعت کا باعث بنے گا وہاں اس کے لئے وہ بھی ان میں کچھ حصہ ڈالیں گے اور لجنہ ہمیشہ قربانیاں کرتی رہی ہے یہاں بیت الفضل ہے اس کے لئے بھی لجنہ نے ہی رقم اکٹھی کی تھی جو پہلے برلن مسجد کے لئے تھی پھر بعد میں بیت الفضل میں استعمال ہوئی تو یو۔کے۔ کی لجنہ کو اس بارے میں کوشش کرنی چاہئے کیونکہ میری خواہش ہے کہ یہ دونوں مساجد ایک سال کے اندر اندر مکمل ہو جائیں انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس رمضان میں دعاؤں اور قربانی کے جذبے کے ساتھ اس طرف بھی توجہ دیں اور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اکتوبر 2004ء)

(34) سپین میں Valencia کے مقام پر ایک اور مسجد بنانے کی عظیم الشان تحریک

فرمایا:- ''میرے دل میں بڑی شدت سے یہ خیال پیدا ہوا کہ پانچ سو سال بعد اس ملک میں مذہبی آزادی ملتے ہی جماعت احمدیہ نے مسجد بنائی اور اب اس کو بنے بھی تقریباً 25 سال ہونے لگے ہیں اب وقت ہے کہ سپین میں مسیح محمدی کے ماننے والوں کی مساجد کے روشن مینار اور جگہوں پہ بھی نظر آئیں۔ جماعت اب مختلف شہروں میں قائم ہے جب یہ مسجد بنائی گئی تو اس وقت یہاں شاید چند لوگ تھے اب کم از کم سینکڑوں میں تو ہیں پاکستانیوں کے علاوہ بھی ہیں جماعت کے وسائل کے مطابق عبادت کرنے والوں کے لئے، نہ کہ نام ونمود کے لئے اللہ کے اور گھر بھی بنائے جائیں تو اس کے لئے میرا انتخاب جو مَیں نے سوچا اور جائزہ لیا تو ویلنسیا (Valencia) کے شہر کی طرف توجہ ہوئی یہاں بھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور یہ شہر ملک کے مشرق میں واقع ہے آپ کو تو پتہ ہے دوسروں کو بتانے کے لئے بتا رہا ہوں اور آبادی کے لحاظ سے بھی تیسرا بڑا شہر ہے اور یہاں بھی ابتداء میں ہی 711ء میں مسلمان آ گئے تھے مسلمانوں کی تاریخ بھی اس علاقے میں ملتی ہے، ابھی تک ملتی ہے زرعی لحاظ سے بھی اس جگہ کو مسلمانوں نے ڈیویلپ (Develop) کیا ہے۔ بہت سے احمدی جو وہاں کام کرتے ہیں۔ مالٹوں کے باغات میں بہت سے لوگ کام کرتے ہیں یہ مالٹوں کے باغات کو رواج دینا بھی مسلمانوں کے زمانے سے ہی چلا آ رہا ہے تو بہرحال ہم نے بھی یہاں مسجد بنانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے جلد بنانی ہے۔

سپین میں جماعت کی تعداد تو چند سو ہے اور یہ بھی مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے وسائل اتنے زیادہ نہیں ہیں زمینیں بھی کافی مہنگی ہیں۔ امیر صاحب کو جب مَیں نے کہا وہ ایک دم بڑے پریشان ہو گئے تھے کہ کس طرح بنائیں گے تو مَیں نے انہیں کہا تھا کہ آپ چھوٹا سا، دو تین ہزار مربع میٹر کا پلاٹ تلاش کریں اور اپنی کوشش کریں۔ اور جماعت سپین زیادہ سے زیادہ کتنا حصہ ڈال سکتی ہے یہ بتائیں کون احمدی ہے جو نہیں چاہے گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والا نہ بنے؟ کون ہے جو نہیں چاہے گا کہ جنگ میں اپنا گھر بنائے؟۔ پس آپ لوگ اپنی کوشش کریں باقی اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے انتظام کر دے گا۔ یہی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے سلوک رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی رہے گا اور وہ خود انتظام فرما دے گا۔ بہرحال بعد میں امیر صاحب نے لکھا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی تھی یا غلط فہمی ہوگئی تھی کہ مَیں نے مایوسی کا اظہار کر دیا، بات سمجھا نہیں شاید تو ہم انشاء اللہ مسجد بنائیں گے اور دوسرے شہروں میں بھی بنائیں گے تو بہرحال عزم، ہمت اور حوصلہ ہونا چاہئے اور پھر ساتھ ہی سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے دُعائیں مانگتے ہوئے، اس سے مدد چاہتے ہوئے کام شروع کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ برکت پڑتی ہے اور پڑے گی۔ تو بہرحال مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر شاید سپین کی جماعت کی حالت ایسی نہیں کہ انتظام کر سکے کہ سال دو سال کے اندر مسجد مکمل ہو۔ لیکن ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر فوری طور پر اس کام کو شروع کرنا ہے اس لئے زمین کی تلاش فوری شروع ہو جانی چاہئے۔ چاہے سپین جماعت کو کچھ گرانٹ اور قرض دے کر ہی کچھ کام شروع کروایا جائے اور بعد میں ادائیگی ہو جائے تو یہ کام بہرحال انشاء اللہ شروع ہوگا اور جماعت کے جو مرکزی ادارے ہیں یا دوسرے صاحبِ حیثیت افراد ہیں اگر خوشی سے کوئی اس مسجد کے لئے دینا چاہے گا تو دے دیں اس میں روک کوئی نہیں ہے لیکن تمام دُنیا کی جماعت کو یا احمدیوں کو مَیں عمومی تحریک نہیں کر رہا کہ اس کیلئے ضرور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد بن جائے گی چاہے مرکزی طور پر فنڈ مہیا کر کے بنائی جائے یا جس طرح بھی بنائی جائے اور بعد میں پھر سپین والے اس قرض کو واپس بھی کر دیں گے جس حد تک قرض ہے۔ تو بہرحال یہ کام جلد شروع ہو جانا چاہئے اور اس میں اب مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ کیونکہ اب تک جو سرسری اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق دو تین سو نمازیوں کی گنجائش کی مسجد انشاء اللہ خیال ہے کہ 5-6 لاکھ یورو (Euro) میں بن جائے گی۔ یہاں بھی اور جگہوں پر بھی مسجد بنانے کا عزم کیا ہے تو پھر بنائیں انشاء اللہ شروع کریں یہ کام ارادہ جب کر لیا ہے تو وعدے کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے گا جلسے کے دنوں میں جو وزارت انصاف کے شاید ڈائریکٹر جو آئے ہوئے تھے بڑے پڑھے لکھے اور کھلے دل کے آدمی ہیں مجھے کہنے لگے کہ جماعت کے وسائل کم ہیں وہ تو دُنیاداری کی نظر سے دیکھتے ہیں کہنے لگے کہ حکومت مسلمان تنظیموں کو بعض سہولتیں دیتی ہے اب قرطبہ میں بھی اُنہوں نے مسجد بنائی ہے تو اس طرح اور سہولتیں ہیں لیکن آپ کو (جماعت احمدیہ کو) وہ مسلمان اپنے میں شامل نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے جو حکومت کا مدد دینے کا طریق کار ہے اس سے آپ کو حصہ نہیں ملتا کیا ایسا نہیں ہوسکتا آپ ان مسلمانوں کی کچھ باتیں مان جائیں اور حکومت سے مالی فائدہ اُٹھا لیا کریں باقی ان کی باتوں میں شامل نہ ہوں تو مَیں نے ان کو جواب دیا تھا کہ اگر باقی مسلمان تنظیمیں راضی بھی ہو جائیں تو پھر بھی ہم یہ نہیں کر سکتے کیونکہ کل کو پھر آپ نے ہی یہ کہنا ہے کہ تمہارا امن پسندی کا دعویٰ یونہی ہے، اندر سے تم بھی ان لوگوں کے ساتھ شامل ہو جو شدت پسند ہیں اور دوسرے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے ہیں کہ ہم باقی مسلمانوں سے الگ ہو کر جو ان کے عمل ہیں، جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں، اس سے بچ کر صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی پہنچان کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرما دیئے ہیں، پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کہ ہماری علیحدہ ایک پہچان ہے تو چند پیسوں کے لئے یا تھوڑے سے مفاد کے لئے ہم اللہ کے رسول کی سچی پیشگوئی اور اللہ کے فضلوں کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کریں یہ نہیں ہوسکتا احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ اور اس کے رسول کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے ہر احمدی کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کے نام کی بڑی غیرت ہے اگر حکومت احمدیوں کا حق سمجھ کر ہمیں فائدہ دے سکتی ہے تو ہمیں قبول ہے، ورنہ جماعت احمدیہ میں ہر شخص قربانی کرنا جانتا ہے وہ اپنا پیٹ کاٹ کر بھی مساجد کی تعمیر کر لئے پلاٹ خرید سکتا ہے رقم مہیا کر سکتا ہے، یا جماعت کے دوسرے اخراجات برداشت کرسکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2005ء)

(35) آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کے جواب دینے کے لئے ٹیمیں تیار کریں

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک۔'' (خطبہ جمعہ 18 فروری 2005ء)

(36) لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے شعبہ خدمت خلق کو مریضوں کی عیادت کے پروگرام بنانے کی نصیحت

''مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے خاص طور پر جو ذیلی تنظیمیں ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ خدمت خلق کے جو اُن کے شعبے ہیں لجنہ کے، خدام کے، انصار کے ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں، ہسپتالوں میں جایا کریں۔ اپنوں اور غیروں کی سب کی عیادت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بھی ایک سنت کے مطابق ہے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعے ہم اختیار کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15۔ اپریل 2005ء)

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ہزار سالہ خلافتِ احمدیہ کے لئے مقدر مستقبل کی سب سے بڑی اور جدید جوبلی کا پُر کیف منظر

دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت کے قلم سے

مدینہ کا چاند آئینہ مہدی میں

سیدنا و امامنا ومرشدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے محبوب آقا حضرت خاتم الرسل ﷺ کے مثیل کامل، مظہر اتم، عکس جمیل اور فانی فی الرسول کے آخری نقطہ کمال تک پہنچے ہوئے تھے۔ یہ ربّانی صداقت آپ کے فارسی کلام سے بھی پوری طرح عیاں ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں۔ ؎

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں
شدہ رنگین برنگ یار حسیں
لیک آئینہ ام ز ربّ غنی
از صورت مہِ مدنی

یعنی میں یقیناً مصطفیؐ کا وارث ہوں اور اُس حسین محبوب کے رنگ میں رنگین ہوں۔ میں ربّ غنی کی طرف سے مدینہ کے چاند کو دکھلانے کے لئے آئینہ کی مانند ہوں۔ (نزول المسیح)

حضرت اقدس نے ’’سرّ الخلافہ‘‘ میں اس حقیقت کو بے نقاب فرمایا کہ میں مجدّد آخر الزمان ہوں جو عیسیٰ کے نام پر ظاہر ہوا۔ میں ہی مہدیِ موعود، امام معہود اور خلیفۃ اللہ ربّ العالمین ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 364)

صحابہ رسولؐ عربی کی رجعت آخرین میں

شہنشاہ نبوت حضرت خاتم النبین، خاتم المومنین، خاتم العارفین کی نسبت آپ کے عدیم المثال عاشق مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:

’’آنحضرت ﷺ کی جماعت نے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ **سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھیں**،،

(فتح اسلام طبع اوّل صفحہ 37-35 اشاعت جنوری 1891ء)

حضرت اقدس نے عربی قصیدہ مناقب صحابہ رسولؐ پر سپرد قلم کیا جس میں ان لاکھوں قدّوسیوں کا نہایت پُر کیف الفاظ میں تذکرہ کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ؎

ان الصحابۃ کلّھم کذکاء
قد نوّر واوجہ الوری بضیاء
ترکوا اقاربھم و حبّ عیالھم
جاء و رسول اللہ کالفقراء
قوم کرام لا نفرق بینھم
کانوا لخیرالرسل کالاعضاء

(سرّ الخلافہ)

یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا۔ انہوں نے اپنے اقارب کو اور عیال کی محبت کو بھی چھوڑ دیا اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہو گئے۔ وہ بزرگ قوم ہیں ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے۔ **وہ سب خیر الرسل کے گویا اعضاء تھے**۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا دائرہ مکان و زمان بلکہ پورے آفاق پر محیط ہے اسی لئے آپ کی برکت سے آخرین کو سورہ جمعہ میں صحابہ قرار دیا گیا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

اسی لئے حضور نے 1891ء میں اپنے عشّاق کو ’’اے مرے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو‘‘ کے قابل صد افتخار خطابات و القابات سے نوازا۔ (فتح اسلام صفحہ 57 طبع اوّل)

علاوہ ازیں 1891ء ہی میں مستقبل میں افق احمدیت پر طلوع کرنے والے چاندوں یعنی خلفاء کی نسبت خبر دی کہ وہ حقیقی رنگ میں فنا فی المھدی کے عالی پایہ منصب سے سرفراز ہوں گے۔ نیز پیشگوئی فرمائی:

’’جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی روپ لے لیں اور خدا تعالیٰ انہیں وہ مرتبہ ظلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا تو اس صورت میں بلاشبہ اُن کا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں داخل ہے اس لئے وہ جُزاور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں پس اگر ظلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ **گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی روحانی یگانگت کی راہ سے متمم و مکمل ہیں۔ اور ان کو ان کے پھلوں سے شناخت کرو گے**‘‘۔

پھر ارشاد فرمایا:

’’ایک مامور من اللہ کی نسبت جن جن فتوحات اور امور عظیمہ کا تذکرہ پیشگوئی کے لباس میں ہوتا ہے اس میں یہ ہرگز ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ وہ سب کچھ اُسی کے ذریعہ پورا بھی ہو جائے بلکہ ان کے خالص متبعین اس کے ہاتھوں اور پیروں کی طرح سمجھے جاتے ہیں اور ان کی تمام کارروائیاں اُس کی طرف منسوب ہوتی ہیں‘‘۔

پھر اپنی پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے واشگاف لفظوں میں خبر دی۔:

’’وہ پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی اور ایسے لوگوں کے ہاتھ سے اُن کی تکمیل کرائی جائے گی جو پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے نیز آسمانی روح کے لینے کے باعث **اس عاجز کے وجود کے ہی حکم میں ہونگے**‘‘۔

(ازالہ اوہام طبع اوّل 418-417)

زمانہ مسیح موعود کی پہلی ’’جوبلی‘‘

اب مجھے حضرت مسیح موعود کے الہام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی پُر معارف تصریحات کی روشنی میں اس گم گشتہ فردوس اور فراموش شدہ حقیقت کو بے نقاب کرنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت پہلی عید تھی جو آنحضرت ﷺ کی روحانی تاثیرات و افاضات کی برکت سے عہد حاضر میں ظاہر ہوئی اور عربی کی تمام جدید مستند لغات سے ثابت ہے کہ اہل عرب جوبلی کو عید ہی کا مترادف قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو :

اوّل۔ قاموس العصری (انگریزی وعربی) تالیف انطون الیاس۔ ادوارا الیاس، اشاعت اوّل 1913ء بیسویں اشاعت 1975ء صفحہ 379 مطبوعہ قاہرہ مصر

دوم۔ English Persian Dictionary تالیف A.N. WOLLASTON صفحہ 169 ناشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور 2001ء

عجیب بات ہے کہ خدا تعالیٰ کے تصرف خاص سے خود سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے جوبلی کا لفظ عید کے لئے استعمال فرمایا ہے۔:

چنانچہ حضور کے ’’تحفہ قیصریہ‘‘ میں شامل عربی قصیدہ کا مطلع ہی یہ ہے:

اجد الانام ببھجۃ مستکثرۃ
عید اتیٰ او جوبلی القیصرۃ

(روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 292)

ترجمہ: میں لوگوں کو بہت مسرور پاتا ہوں یہ عید کا جشن ہے یا قیصرہ کی جوبلی۔

اللہ جلّشانہٗ نے آج سے ایک صدی قبل اپنے مقدس مسیح پر 7-6 نومبر 1907ء کو یہ الہام فرمایا۔:

’’آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو‘‘ اسی روز یہ پُر اسرار وحی ہوئی ’’دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں‘‘ (بدر و الحکم 10 نومبر 1907ء) اس راز سربستہ کا انکشاف حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی زبان سے اپنے خطبہ عید (13 مارچ 1929ء) میں درج ذیل انقلاب آفریں الفاظ میں فرمایا۔ یہ خطبہ سیدنا محمود نے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس باغ کے مقدس اجتماع میں دیا تھا:

’’انبیاء کی وحی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہے اور مختلف مطالب پر اس سے روشنی پڑتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا ایک الہام ہے جو عید سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک تو اس الہام کے وقتی معانی تھے کہ اس دن شبہ تھا کہ آیا عید ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شبہ کو دور فرما دیا اور بتایا کہ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ لیکن میرے نزدیک اس وحی کا صرف یہی مفہوم نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ’’چاہے کرو یا نہ کرو‘‘ اور جس کام کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرمائے ’’چاہے کرو یا نہ کرو‘‘ صرف اسی کے لئے خصوصیت سے الہام کرنا کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک علاوہ اس مفہوم کے ایک اور لطیف نکتہ بھی اس میں بیان فرمایا گیا ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلو ۃ والسلام کی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ انبیاء کی بعثت بھی ایک عید ہوا کرتی ہے۔ یعنی ان کی بعثت سے اللہ تعالیٰ کے فضل پھر دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور دنیا میں ترقیات کا بیج ان کے ذریعہ بویا جاتا ہے وہ ایسا بیج ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک اتنا بڑا درخت بن جاتا ہے جس کے پھلوں اور سایہ سے اہل دنیا مستفید ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کو وہ عید نظر نہیں آیا کرتی۔ لوگ عام طور پر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس عید کے لئے شوق سے روزے رکھتے ہیں اور بعض دفعہ چاند نظر نہیں آتا تو دوسرے لوگوں کے کہنے پر ہی عید کر لیتے ہیں۔ ایک دوست نے سنایا ایک شہر میں سات سال تک ایک گاؤں کے لوگ آ کر قسمیں کھاتے رہے کہ ہم نے چاند دیکھ لیا ہے اور ان کی قسموں پر اعتبار کر کے وہاں عید کر لی جاتی رہی۔ آخر جب یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا وجہ ہے۔ ہر سال اسی گاؤں کے رہنے والوں کو چاند نظر آتا ہے۔ کیا باقی سب لوگ اندھے ہو جاتے ہیں کہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ تو ان لوگوں نے اقرار کر لیا کہ ہم عید کرنے کی خوشی میں جھوٹ بولتے رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس عید کا تو نام سن کر ہی لوگ عید کر لیتے ہیں۔ لیکن اس عید کی طرف جو انبیاء کی آمد سے ہوتی ہے بہت کم توجہ کرتے ہیں۔

یہ فقرہ کہ ’’عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو‘‘۔ اس میں عید کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بعثت کی عید ہے۔ اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ چاہے یہ کرو یا نہ کرو ایک ہی بات ہے۔ بلکہ یہ اسی طرح کہا گیا ہے جیسے کہتے ہیں، ہے تو سچا چاہے مانو یا نہ مانو۔ یعنی اس سے فائدہ اٹھانا نہ اٹھانا تمہارا کام ہے۔ ہم نے چیز مہیا کر دی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی عید ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کے ذریعہ مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کر دیے۔ اب یہ ان کی مرضی ہے ان ذرائع اور سامانوں کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھائیں، ترقی کریں اور عزت حاصل کریں۔ یا نہ اٹھائیں اور اپنی ذلّت و نکبت میں بڑھتے چلے جائیں۔ تو انبیاء بے شک عید ہوتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ عید لوگوں سے جبراً نہیں منواتا۔ بلکہ ان کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص عید منائے تو وہ خوشی اور مسرت حاصل کرتا ہے لیکن اگر نہ منائے اور سوگ ہی رکھے تو یہ بھی اس کی مرضی ہے۔ اس میں کوئی جبر نہیں...... انبیاء کے آنے پر کچھ لوگ تو ان کا بالکل ہی انکار کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اکثر مخالفین کہا کرتے تھے بلکہ مجھے

اچھی طرح یاد ہے ایک شخص نے پیسہ اخبار میں مضمون لکھا کہ یہ اچھا نبی آیا ہے کہ دنیا پر مصائب ہی مصائب نازل ہو رہے ہیں ۔کہیں طاعون ہے کہیں قحط ہے ۔لیکن بات تو وہی ہے کہ ''عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو ''۔خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر عید کا موقعہ پیدا کر دیا۔اب اگر تم دروازے بند کر کے رونے پیٹنے میں لگے رہو تو تمہارے لئے وہ کسی خوشی کا موجب نہیں ہو سکتی۔

خدا تعالیٰ کے مامور دو دھاری تلوار کی طرح ہوتے ہیں۔جس کا ایک سرا اس کے ماننے والوں کے لئے ہوتا ہے جو اُن کے ہر قسم کے رنج وغم کا ٹتا چلا جاتا ہے۔ایک نہ ماننے والوں کے لئے ہوتا ہے۔جو اُن کی خوشی اور راحت کو کاٹتا ہے ۔وہ ایک بشارت کا اعلان ہوتے ہیں تو دوسری طرف تباہی و بربادی کا۔اُن کے آنے سے عالم قیامت برپا ہو جاتا ہے۔وہ بشیر ونذیر ہوتے ہیں ۔ **وہ اپنی ذات میں تو عید ہی ہوتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے ان کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں ۔جو قبول کر لیتے ہیں ان کے لئے عید ہو جاتی ہے۔** لیکن جو نہیں مانتے ان کا اس عید کے موقعہ پر بھی روزہ ہی ہوتا ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔عید کے دن روزہ رکھنا شیطان کا کام ہے''۔

حضور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کے آخر میں فرمایا:

''یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بغیر سچی قربانی کے عید بھی نہیں ہو سکتی ۔جیسے وہ شخص جو روزہ کو چٹی سمجھتا ہے اور اس کے لئے اپنے اندر کوئی خواہش نہیں پاتا اس کے لئے کوئی عید نہیں ۔اسی طرح جو شخص دین کے لئے قربانی کرنے کی سچی خواہش نہیں رکھتا بلکہ اسے چٹی سمجھتا ہے اس کے لئے بھی عید نہیں ہو سکتی۔پس دین کی خدمت اسی شوق اور خواہش سے کرنی چاہیے جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے ۔وہ اسے چٹی نہیں سمجھتی بلکہ اس میں لذّت محسوس کرتی ہے۔بعض لوگ بچوں کو کھلانے کے لئے نوکر رکھتے ہیں۔لیکن بچے نوکر کے پاس جا کر روتے ہیں اور ماں کے پاس ہی رہنا چاہتے ہیں ۔کیونکہ نوکر بچہ کو کھلانا چٹی سمجھتے ہیں مگر ماں دلی محبت سے کھلاتی ہے ۔اس وجہ سے بچہ ماں کے پاس رہنا چاہتا ہے نوکر کے پاس نہیں جاتا۔تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں لذّت محسوس نہیں کرتے ان کے پاس خدا تعالیٰ کبھی نہیں آتا۔ **آج مسلمانوں کے لئے خدا تعالیٰ نے اتنی بڑی عید کا سامان مہیّا کر دیا ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر آنحضرت ﷺ تک کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس نے اس عید کی بشارت نہ دی ہو۔اب یہ ہمارے اختیار میں ہے چاہے عید کریں یا نہ کریں۔پس چاہئے کہ ہم ان قربانیوں کو جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر کرنی پڑیں چٹی نہ سمجھیں بلکہ ان میں لذّت محسوس کریں۔تا پیشتر اس کے کہ عید کا دن آئے جبکہ خدا تعالیٰ کا نور تمام دنیا میں پھیل جائے۔ہمیں عید ہی عید نظر آتی رہے''۔**

(خطبات محمود جلد اوّل صفحہ 117-112 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

دورِ خلافت احمدیہ کے لئے مقدر

دوسری جوبلی کی الہامی بشارت

اوائل 1907ء کو یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں جہاں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پگڑی پہننے اور بادشاہ ہونے کی بذریعہ رویا خبر دی گئی (بدر و الحکم 10 جنوری 1907ء) وہاں بذریعہ الہام یہ بھی حیرت انگیز بشارت دی گئی'' **العید الآخر تنال منہ فتحاً عظیما** ''ایک اور عید (جوبلی) ہے جس میں تو فتح عظیم پائے گا۔حضرت امام عالی مقام عربی قصیدہ میں بھی فرماتے ہیں: ؎

الا ایھا الاخوان بشوا و ابشروا
ھنیئا لکم عید جدید اکبر

(حمامۃ البشریٰ)

اے بھائیو خوش ہو جاؤ مبارک ہو ایک جدید اور سب سے بڑی عید (جوبلی) مقدر ہے۔

یہ دوسری عید تا روز قیامت قائم رہنے والی خلافت احمدیہ پر ممتدّ ہے اور سیدنا مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں پچاس سالہ خلافت جوبلی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں منائی جانے والی جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی ،نشان خسوف وکسوف کی جوبلی، جلسہ اعظم مذاہب کے علمی معجزہ کی جوبلی اور ''ریویو آف ریلجنز'' کی جوبلی اس سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں ۔اسی طرح ہمارے محبوب قافلہ سالار سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے انقلابی دور خلافت میں بھی ''الوصیت'' اور مدرسہ احمدیہ کی جوبلی منائی گئی اور اس سال خلافت احمدیہ کا صد سالہ جشن جوبلی زبردست ولولہ ذوق وشوق سے انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کیا خوب فرماتے ہیں: ؎

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے
مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے
شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مسیح محمدی کی بصیرت کی آنکھ سے سب سے بڑی جوبلی کا پُر کیف منظر

بالآخر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہی کے مقدس الفاظ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ خلافت احمدیہ کے ہزار سالہ دور میں مستقبل کی جونئی اور سب سے بڑی جوبلی ازل سے مقدر ہے اس کا پُر کیف منظر کیا ہو گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 14 جنوری 1897ء کو ''الاشتھار مستیقناً بوحی اللہ القھار'' کے عنوان سے ایک پُر شوکت اور جلالی اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا: ؎

''دوستو اک نظر خُدا کیلئے سیّد الخلق مصطفیٰ کیلئے

میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے ۔میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کونسا درد کا مقام ہو گا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو ربّ العالمین سمجھا گیا ہے۔میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا ۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اُس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں ۔سو اب اُس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے ۔سو اب دونو مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں ۔ نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچّے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں ۔قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام ۔سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے ۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ،ملکوں میں پھیلے گی ۔اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے ۔تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔''

نیز فرمایا:''اندھے مخلوق پرستوں نے اُس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچّی ہمدردی کے دکھلائے ۔لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے ۔ چاہو تو میری بات کو لکھ رکھو کہ اب کے بعد مُردہ پرستی روز بروز کم ہو گی یہانتک کہ نابود ہو جائے گی ۔کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا۔کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کر دے گا ۔کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے ۔اے سننے والو سُنو اور اے سوچنے والو سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہو گا اور وہ جو سچّا نور ہے چمکے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 307-305)

مشرقی اور مغربی دنیا کو آسمانی دعوت

حضرت نے اشتہار کے آخر میں زندہ مذہب اسلام اور زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دنیا بھر میں منادی کرتے ہوئے مشرقی اور مغربی دنیا کو دعوت دی:

''اے حق کے طالبو ۔مُردہ پرستی کے مذہب کو جلد چھوڑو کہ عیسائیوں کے ہاتھ میں ایک مُردہ ہے۔ کیا اُس مُردہ میں طاقت ہے کہ میرے مقابلہ میں اپنے کسی پرستار کو طاقت بخشے ۔نہیں ہر گز نہیں ۔تمام مُردے خدا میرے پیروں کے نیچے ہیں یعنی قبروں میں۔اور زندہ خدا میرے سر پر ہے۔کوئی ہے۔پھر میں کہتا ہوں کوئی ہے کہ اس آزمائش میں میرے مقابل پر آوے ۔مُردہ پرست کبھی نہیں آئیں گے۔ مُردار کھائیں گے مگر سچّائی کا پھل کبھی نہیں کھائیں گے ۔دیکھو زندہ مذہب میں یہ طاقت ہے کہ اس کے پابند آسمانی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں ۔مُردوں کو جانے دو زندوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

(ایضاً صفحہ 313)

سنو اب وقت توحید اتم ہے
ستم اب مائل ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ملکی رپورٹیں

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت
بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد

قادیان دارالامان: صد سالہ جوبلی پروگراموں کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت سے جلسہ ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے شرکت فرمائی۔ مکرم مولوی نورالدین صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کی تلاوت کے بعد مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید، مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ، مکرم مولانا زین الدین صاحب حامد ناظم دارالقضاء نے علی الترتیب ''پیشگوئی مصلح موعود مذہبی پس منظر سابقہ کتب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں''، حضرت مصلح موعود کا کارنامہ استحکام خلافت''، حضرت مصلح اور استحکام نظام جماعت'' عناوین پر عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی اور مکرم تنویر احمد ناصر استاذ جامعۃ المبشرین نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم مہمان خصوصی جلسہ کی اہمیت اور حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے بیان کئے جبکہ محترم صدر اجلاس نے فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر ہمیں بتایا ہے کہ خدا بولتا ہے اور اس نے مجھے اپنی قدرت کے بہت سے نشان دکھائے ہیں اور اس کی کوئی صفت بھی معطل نہیں چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود بھی خدا کی قدرتوں کا ایک عظیم نشان ہے۔ جسے دنیا نے دیکھا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ بھی خدا کی ایک قدرت کا اظہار ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خدا سے اپنا تعلق بڑھائیں اور اس کی قدرت کے نشان دیکھیں۔ دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے صبح نو بجے سے عصر تک ایک خصوصی نمائش حضرت مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں پر لگائی گئی تھی جس میں LCD کے ذریعہ حضورؓ کی آواز سنائی گئی اور تصاویر دکھائی گئیں۔ جسے احباب و مستورات نے نہایت ذوق وشوق سے ملاحظہ کیا۔ (محمد اسماعیل طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

قادیان لجنہ: بیت النصرت لائبریری میں محترمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ کی زیر صدارت حلقہ نور کی طرف سے جلسہ ہوا۔ مکرمہ فریدہ فرید صاحبہ کی تلاوت اور وجیہہ بشارت صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ زکیہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ حلقہ مبارک، امۃ العزیز صاحبہ، منصورہ صاحبہ نے تقریریں کیں۔ امۃ الشافی رومی صاحبہ جنرل سیکرٹری ناصرات نے کوئز کا پروگرام پیش کیا بعدہٗ ایک ترانہ ہوا۔ مکرمہ طیبہ ملک صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے اپنے بیٹے عزیز کے حفظ قرآن مجید مکمل ہونے کی خوشی میں تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی۔ (بشریٰ ظہیر سیکرٹری تبلیغ قادیان)

ٹھٹھل: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز رفیق محمد صاحب کی تلاوت اور وسیم احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر دلاور خان صاحب مکرم افتخار احمد صاحب، معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ڈنگوہ: زیر صدارت مکرم کوڑا دین صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم داؤد احمد صاحب شاکر اور مکرم رفیق احمد صاحب طارق سابق معلم ڈنگوہ نے تقریر کی۔ عزیز مشتاق احمد نے نظم پڑھی۔

پنجاور: مکرم فتح محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز رفیق محمد صاحب کی تلاوت اور نشارانی کی نظم خوانی کے بعد مکرم الطاف حسین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کھیڑا: زیر صدارت مکرم دین محمد صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم بلبیر خان صاحب کی تلاوت اور مکرم اجیب محمد صاحب معلم کی نظم خوانی کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب شاکر نے تقریر کی۔

کھجن: زیر صدارت مکرم داؤد احمد صاحب شاکر معلم برنو جلسہ ہوا۔ عزیز نصیر الدین کی تلاوت کے بعد سلیم محمد نے نظم پڑھی اور مکرم رفیق صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

نانگلی: مکرم سردار علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز حسین محمد کی تلاوت اور عزیزہ رضیہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد مکرم اجیت محمد صاحب، مکرم اقبال محمد صاحب، داؤد احمد صاحب شاکر معلمین سلسلہ نے تقریر کی۔

بھیرہ ہماچل: زیر صدارت مکرم روشن دین صاحب جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم داؤد احمد شاکر معلم نے تقریر کی۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج ہماچل)

پاکوڑ جھارکھنڈ: مکرم قربان احمد صاحب کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مکرم محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت، مکرم عارف حسین خادم صاحب خاکسار اور مکرم محمود احمد نے تقریر کی۔ (محمد اشرف حسین معلم)

پینگاڈی کیرالہ: مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم فضل احمد صاحب نے تلاوت کی اور رفیق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ خاکسار اور مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کو ڈنگالور معلم سلسلہ، مکرم کے ایم ناصر احمد صاحب نے تقریر کی۔ مورخہ ۱۷ر فروری کو مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ و نائب امیر جماعت قادیان اور مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ کی پینگاڈی میں تشریف آوری پر مسجد احمدیہ میں خصوصی تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ (ٹی ایم محمد مبلغ سلسلہ)

پورنیہ بہار: زیر صدارت مکرم شیخ محمد حسین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم ظفر احمد صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم فیروز احمد صاحب ندیم، مکرم ڈاکٹر آزاد علی صاحب، مکرم غلام سبطین صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ خدام نے وقار عمل کے ذریعہ تمام مشن کی صفائی کی۔ ایم ٹی اے پروگرام بھی اس موقعہ پر دکھائے گئے۔ (بشارت احمد امروہی مبلغ سلسلہ)

مالیر کوٹلہ: مکرم صدر صاحب مالیر کوٹلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم محمد اکرم صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم سرکل انچارج صاحب لدھیانہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (سید اقبال احمد مالیر کوٹلہ)

تھراج: تھراج میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز گلاب محمد کی تلاوت اور عائشہ انیس کی نظم خوانی کے بعد مکرم تاج خان صاحب قائمقام قائد مجلس، مکرم احسن احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔
(انیس احمد خان مبلغ سلسلہ)

تیماپور لجنہ: مکرمہ حسینہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزہ روبینہ صاحبہ کی تلاوت اور عزیزہ نسرین بیگم کی نظم خوانی کے بعد، عزیزہ شگفتہ نسرین، نورین قمر، عطیہ کوثر، غزالہ صدف، بنت المہدی، فضیلت رانو، امۃ الباسط نے تقریر کی اسی طرح ناصرات کا بھی جلسہ ہوا۔ (ساجدہ بیگم صدر لجنہ)

جڑچرلہ لجنہ: زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ جلسہ ہوا۔ محترم بشریٰ فرحت صاحبہ کی تلاوت اور فرحت جہاں صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ صوفیہ شاہین، فرحت جہاں صاحبہ اور خاکسار نے تقریر کی جلسہ کے بعد کلوا جمیعًا کا پروگرام ہوا۔ (بی غفور جنرل سیکرٹری)

چارکوٹ لجنہ: لجنہ اماء اللہ چارکوٹ نے زیر صدارت مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ جلسہ کیا۔ عزیزہ گلشن بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دوہرایا گیا۔ عزیزہ ساجدہ کوثر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسارہ، مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ، شگفتہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ ممبرات کا کوئز پروگرام بھی ہوا۔ (امۃ الآخر صدر لجنہ چارکوٹ)

چنئی: جماعت احمدیہ چنئی تامل ناڈو وزون نے زیر صدارت مکرم ایم بشارت احمد صاحب امیر تامل ناڈو نارتھ زون جلسہ کیا۔ مکرم ایم ابونعیم صاحب کی تلاوت اور مکرم سمیع اللہ صاحب نوجوان کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ (او ایم مزمل احمد مبلغ سلسلہ)

یمنانگر: مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب ڈرائیور، مکرم رفیق احمد صاحب عاجز مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔

کھرودی ہریانہ: مکرم حنیف صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد قاسم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جنڈولہ: مکرم پھولا خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسلم موعودؓ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم دلاور صاحب اور مکرم نعیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ (ایوب علی خان مبلغ سلسلہ کرنال ہریانہ)

حیدرآباد لجنہ: لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے زیر صدارت محترمہ محمودہ رشید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ آندھرا جلسہ کیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید، احادیث اور نظم خوانی کے بعد مکرمہ سہیلہ باسط صاحبہ، مکرمہ نصرین عطا صاحبہ، ارشد شجاعت صاحبہ، عزیزہ کوثر امینہ، امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے تقریر کی۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری لجنہ حیدرآباد)

چنتہ کنٹہ لجنہ: ۲۱ر فروری کو محترمہ صدر لجنہ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ خلافت جوبلی کی اہمیت اور پروگرام بتائے گئے۔ غیر احمدی بہنوں کو بھی جلسہ میں بلایا گیا تھا۔ جن کو تحائف دیئے گئے۔

۲۲ر فروری کو مسجد فضل عمر میں زیر صدارت سے مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ چنتہ کنٹہ اور محترمہ نسیم النساء صاحبہ صدر لجنہ وڈمان کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود ہوا۔ جس میں وڈمان کی مستورات نے بھی شرکت کی۔ عزیزہ صوفیہ بیگم کی تلاوت اور مکرمہ عائشہ نذیر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ شاہینہ پروین صاحبہ اور محترمہ نسیم النساء صاحبہ، بدر النساء بیگم صاحبہ، بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ، عزیزہ آصفہ شاہین صاحبہ، خاکسارہ، آسیہ پروین وڈمان، طیبہ باسط صاحبہ، متینہ بیگم وڈمان نے تقریر کی مکرمہ راشدہ بشارت صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا پیغام برموقعہ سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات بھارت پڑھ کر حاضرین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔
(یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری چنتہ کنٹہ)

سورب: زیر صدارت مکرم ایم بشیر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم ایم ظفر اللہ صاحب نے کی۔ حمد مکرم ایم مزمل احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ایم ظفر اللہ صاحب، ایم رشید احمد صاحب، ایم منور احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔

سونگھڑہ: محلّہ محی الدین پور میں جلسہ زیر صدارت مکرم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی عزیز سید طارق احمد نے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم میر کمال الدین صاحب نائب صدر، مکرم شیخ ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ مرکرہ، مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ راجستھان، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ سونگھڑہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (سید انوار الدین احمد جنرل سیکرٹری)

شموگہ لجنہ: لجنہ اماء اللہ نے یوم مصلح موعود نہایت اہتمام سے منعقد کیا۔ نماز تہجد اور خصوصی درس ہوا۔ پہلا اجلاس زیر صدارت مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نائب صوبائی صدر رہوا۔ مکرمہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ کی تلاوت کے بعد حمد رب العالمین مکرمہ امۃ الرشید سلام صاحبہ نے پڑھی اس کے بعد پیغام رسانی، پاسنگ بال اور بیت بازی

کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔

دوسرا اجلاس مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ مکرمہ امۃ الرحیم مظہر صاحبہ کی تلاوت کے بعد طاہرہ بخش صاحبہ نے عہد دوہرایا۔ حمد عذرا بیگم صاحبہ نے اور نعت نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ بعدۂ فوزیہ مبین صاحبہ، امۃ الحفیظ صاحبہ نائب صوبائی صدر، شیریں بتول صاحبہ، عزیزہ ماریہ اکمل، امۃ الرحیم صاحبہ نے تقریر کی جبکہ دوران جلسہ بچیوں نے حوش الحانی سے ترانہ اور نظمیں پیش کیں۔ عزیزہ صالحہ ظفر اور عزیز فیضان احمد نے سوال جواب پیش کئے۔ (سیدہ ہاجرہ منصورہ جنرل سیکرٹری لجنہ)

ناصرات الاحمدیہ شموگہ نے زیر صدارت مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ صدر لجنہ جلسہ منعقد کیا۔ عزیزہ امۃ الجمیل شانتہ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا۔ عزیزہ سائرہ طاہر نے حمد اور فائزہ ظفر نے نعت پیش کی۔ عزیز میر عبدالجلیل شہنواز نے احادیث پیش کیں اور ۵ بچیوں نے ترانہ پڑھا۔ بعدۂ عزیز رافعہ اختر، ماریہ اکمل، امۃ الحیٔ مہ جبین، محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نائب صوبائی صدر نے تقریر کی۔ (انیس الماس سیکرٹری ناصرات)

بیرو وریٹا: مکرم شیخ مستان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم احمد اللہ صاحب کی تلاوت اور مکرم شیخ مستان ولی صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔
(محمد خیر اللہ معلم سلسلہ بیرو ویٹا ایسٹ گوداوری)

کالیکٹ: مکرم ایم اے محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز حافظ ابوالوفاء کی تلاوت اور مکرم مولوی جمشاد احمد صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم جمناس صاحب، بی ایم شوکت علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ماتوٹم نے تقریر کی۔ بعدۂ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی میزبانی میں تربیتی مجلس ہوئی۔ اسی طرح مجلس سوال و جواب ہوئی۔ (مدثر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

کنور سٹی لجنہ: لجنہ اماء اللہ اور ناصرت الاحمدیہ نے زیر صدارت صدر لجنہ جلسہ کیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر ایک پرنسپل نے بھی شرکت کی۔ مکرمہ رشید صاحبہ، مکرمہ کاملہ گلنار صاحبہ نے تقریر کی۔ بچیوں کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اور ممبرات کے پکنک پروگرام ہوئے۔ (سیکرٹری ناصرات)

کوڑو پارو: زیر صدارت مکرم قاسم صاحب جلسہ ہوا۔ اس روز ایک مثالی وقار عمل قبرستان میں کیا گیا۔ (محمد شہاب الدین سرکل انچارج)

کیندرا پاڑہ اڑیسہ: زیر صدارت مکرم ڈاکٹر شیخ شمس صاحبہ جلسہ ہوا۔ مکرم سلیم احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم مصلح الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم جاوید احمد صاحب، شیخ آفتاب احمد صاحب، مکرم مولوی فقیر الدین خان صاحب، شیخ قمر الحق صاحب۔ (صدر جماعت احمدیہ) کی تقاریر ہوئیں۔

نانچاری مڈور: مکرم یعقوب صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز نورالدین کی تلاوت اور عزیزہ ساریہ تحسین کی نظم خوانی کے بعد عزیز شیراز، مکرم مولوی کے ٹی محمد علی صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

پالاکرتی: مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم یعقوب صاحب کی تلاوت، عزیز یاسین صاحب، مکرم سلیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

کوتلا آباد: زیر صدارت مکرم ننھے میاں صاحب جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم امتیاز عازی صاحب نے تقریر کی۔

گنڈور: مکرم رحیم الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور مکرم عبدالمنان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نورالدین صاحب، خاکسار، مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

کاٹراپلی: مکرم شریف الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز یعقوب کی تلاوت اور حکیم پاشا کی نظم خوانی کے بعد مکرم قربان علی صاحب، بشیر و جلیل، مکرم حبیب خان صاحب معلم مقامی نے تقریر کی۔
(مرزا انعام الکبیر سرکل انچارج پالاکرتی)

گلبرگہ کرناٹک: زیر صدارت مکرم محمد عبداللہ صاحب تیماپوری صدر جماعت جلسہ ہوا۔ مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت اور عزیز عبدالکبیر صاحب عادل کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالقادر صاحب، شجیع صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید، عبدالرؤف عابد، محمد جری اللہ استاد، نعیم احمد عامر، فراست احمد نوید استاد اور خاکسار اور مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ مکرم عبدالحمید صاحب استاد، عبدالعزیز صاحب استاد نے تقریر کی۔ (حشمت اللہ ہوڈری قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

گیا: زیر صدارت مکرم سید محمد شمیم الدین صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عرفان احمد صاحب، فیضان احمد صاحب، سیف اللہ خان صاحب معلم سلسلہ، تبریز احمد صاحب ظفر درانی مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ (سیف اللہ خان معلم سلسلہ)

مار کونڈا، انورانگر: پہلی مرتبہ جماعت مارکونڈا میں جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم شیخ باشا صاحب منعقد ہوا۔ مکرم مولوی یعقوب پاشا صاحبہ نے تلاوت کی اور مقامی طفل نے نظم سنائی اور خاکسار نے تقریر کی۔ اطفال کے مابین حسن قرأت اور احادیث کا مقابلہ بھی ہوا۔ (محمد شہاب الدین مبلغ سلسلہ اڈ روڈ سرکل انچارج گوداوری)

نونہ مئی کشمیر: خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم جمشید طاہر صاحب کی تلاوت اور مکرم اشفاق احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ (راجہ نسیم احمد صدر جماعت نونہ مئی)

تمڑپلی: مکرم سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز محمد یعقوب پاشا صاحب کی تلاوت کے بعد عزیزہ شافی نے نظم سنائی۔ بعدۂ عزیزہ انکوس، عزیز محمد پاشا، مکرم خواجہ میاں صاحب نے تقریر کی۔

خلافت جوبلی کی دعائیں سنانے والے اطفال و ناصرات کو انعام دیا گیا۔

ونگلا لاپلی: ونگالہ پلی میں جلسہ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ مکرم شان پاشا صاحبہ کی تلاوت اور عزیز سعید علی کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ حکمت صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

ملم پلی: مکرم نائب صدر صاحب جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز سلمان کی تلاوت اور عاصم الدین کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نورالدین صاحب معلم سلسلہ، مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔

وینکٹا پور: مکرم قائد صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیز رزاق صاحب کی تلاوت اور عزیز اظہار الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نذیر احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم مصطفیٰ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔
(محمد اکبر سرکل انچارج وینکٹا پور ورنگل)

جھنڈیاں اور جاگو (پنجاب) میں مسجد و مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد

جھنڈیاں: مورخہ ۵/مارچ ۲۰۰۸ء کو جماعت احمدیہ جھنڈیاں ضلع روپڑ میں احمدیہ مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقعہ پر تھانہ نور پور بیدی کے S.H.O صاحب اور A.S.I. صاحب بھی شامل ہوئے۔ نیز گاؤں جھنڈیاں کے نمبردار صاحب و دیگر معززین نے بھی سنگ بنیاد کی تقریب میں حصہ لیا۔ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے سب سے پہلے بنیادی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب S.H.O صاحب، A.S.I صاحب صدر جماعت جھنڈیاں بلبیر خان صاحب، مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر خاکسار نیز مولوی صباح الدین صاحب صدر جماعت بڑوا لچھن خان صاحب اور گاؤں کی معمر خاتون نے بھی سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد محترم نائب ناظر صاحب نے مختصر طور پر جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے اس کے قیام کے مقصد کو بیان کیا اور دُعا کروائی۔ مورخہ ۶/مارچ کی اخبار دینک بھاسکر نے سنگ بنیاد کی تقریب کی خبر فوٹو کے ساتھ شائع کی۔

جاگو: بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ جاگو ضلع پٹیالہ میں بھی احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے رکھا۔ اس تقریب میں بھی گاؤں کے سرپنچ صاحب، نمبردار صاحب اور گوردوارہ کے گیانی نے شمولیت کی۔ محترم نائب ناظر صاحب کے بعد صدر جماعت جاگو، سرپنچ صاحب گیانی صاحب نمبردار صاحب اور خاکسار و گاؤں میں متعین معلم صاحب نیز مضافات میں متعین معلمین کے ساتھ محترم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر نے سنگ بنیاد رکھا۔ ہر دو مقامات پر موجود احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے مندرجہ بالا مسجد و مشن کو ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت کرے اور علاقہ میں احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ بنائے۔ (نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ نزیل قادیان)

بلار پور سرکل میں جلسہ تعلیم القرآن

۲/اپریل ۲۰۰۸ء کو جماعت احمدیہ کھڑکی میں جلسہ تعلیم القرآن خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ایس ایچ علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاور پور اور خاکسار نے قرآنی تعلیمات و برکات بیان کیں۔ اس کے بعد تقریب بسم اللہ اور تقریب آمین ہوئی۔ جس میں ۵/بچوں نے حصہ لیا۔ دُعا کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (شیخ اسحاق احمد ایچ اے سرکل انچاج بلارپور)

اگر آپ نے کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ھے

تو براہِ کرم ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو آپ سے درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا (Data) اکٹھا کر رہا ہے جو ۱۸۸۹ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت:
تاریخ اشاعت: ناشر/طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع

برائے رابطہ فون نمبرز:
منصور احمد نورالدین: موبائل 00923007713440، آفس: 0092476215953
بدرالزمان: 00923437735907
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل: tahqeeq@gmail.com، tahqeej@yahoo.com
ayaz313@hotmial.com

(سید میر محمود احمد ناصر انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17006 :: میں کے آئی منصورہ بیگم زوجہ عبدالحلیم ایم قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن منی کوئے ڈاکخانہ منی کوئے ضلع لکش دیپ صوبہ U.T. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔56 گرام سونا جس کی موجودہ قیمت 49000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12855 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالحکیم ایم — الامۃ کے آئی منصورہ بیگم — گواہ ایم عبدالرحیم

وصیت 17007 :: میں سلمۃ ٹی زوجہ ٹی صدیق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکنی ڈاکخانہ تروازام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔کڑے 8 گرام ، چین 8 گرام، بالیاں 4 گرام (22 کیرٹ)، حق مہر 1000 روپئے۔ زمین 75 سینٹ جس کی قیمت 375000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی صدیق — الامۃ سلمۃ ٹی — گواہ ہدایت اللہ خان ثقافی

وصیت 17008 :: میں سی کے منصور احمد زوجہ سی کے بیران مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن چینیکل ڈاکخانہ کاراکوتو ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی ایچ محمد صالح — العبد سی کے منصور احمد — گواہ سی کے انور سادت

وصیت 17009 :: میں ابوبکر منڈاشیری ولد احمد کوٹی مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن کوزی چنا ڈاکخانہ والہ کولم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21/2/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔قطعہ اراضی آٹھ سینٹ جس میں ایک ادھورا مکان بھی ہے جس کی سروے نمبر V-258/2 ہے جو کہ والہ کولم تحصیل نرورنگاڑی میں ہے۔جس کی اندازاً قیمت 470000 روپئے ہے۔اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1800 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے حارث — العبد ابوبکر منڈاشیری — گواہ پی عبدالناصر

وصیت 17010 :: میں سی ایچ وحیدہ عبدالجلیل زوجہ کے عبدالجلیل قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/11/2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔غیر منقولہ:10 دس سینٹ زمین قیمت 100000 روپئے۔منقولہ: زیورات طلائی۔ چوڑیاں چھ عدد 84 گرام، ہار پانچ عدد 244 گرام، تالیاں پانچ عدد 36 گرام، انگوٹھی ایک عدد 8 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 306900 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نور جہاں ناصر — الامۃ ایچ وحیدہ عبدالجلیل — گواہ ایچ زینب

وصیت 17011 :: میں واجد احمد انصاری ولد خواجہ عبدالمجید انصاری قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ گولکنڈہ ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/2/2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد انصاری — العبد واجد احمد انصاری — گواہ خواجہ عبدالمجید انصاری

وصیت 17012 :: میں صبیحہ سلطانہ اہلیہ فرخ سیر ساکن 3/14 N.M. Road ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/9/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زیورات طلائی: ہار تین عدد 106 گرام، بالیاں 2 گرام، انگوٹھیاں 5 گرام، کڑے 4 عدد 20 گرام۔زیور نقرئی 7 گرام۔کل وزن 140 گرام۔کل قیمت 151000 روپئے۔حق مہر اکاون ہزار روپئے مجھے خاوند کی طرف سے مل چکی ہے اس رقم سے زیورات خرید کئے ہیں جس کی تفصیل اوپر ہے۔آبائی جائیداد میں ایک مکان بنگلور میں ہے۔والدین کے علاوہ میرے سوا ایک بھائی ہے جو اس جائیداد کے حصہ دار ہیں۔حصہ ملنے پر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 6000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ملک محمد مقبول طاہر — الامۃ صبیحہ سلطانہ — گواہ فرخ سیر

وصیت 17013 :: میں خورشید احمد لون ولد محمد مقبول لون قوم مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ریاض احمد لون — العبد محمد مقبول لون — گواہ عبدالسلام انور

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

اسی لئے دنیوی علوم کے بارہ میں ہمارے نقطۂ نظر اور مغربی قوموں کے نقطۂ نظر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جنہیں دنیا محض دنیوی علوم کہتی ہے ہم انہیں معرفتِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر دینی صداقت کے لئے آیت کا لفظ استعمال کیا ہے اسی طرح مظاہرِ قدرت کو بھی جن کا تعلق دنیوی علوم سے ہے اُس نے ایٰت قرار دیا ہے۔ بخارات کو بھی اس نے ایٰت قرار دیا ہے اور بادلوں کو بھی۔ پھر بارش کے برسنے کو بھی آیت قرار دیا ہے اور نہ برسنے کو بھی۔ اس لئے کہ بادل وہیں برستے ہیں جہاں انہیں برسنے کا حکم ہو اور جہاں حکم نہ ہو وہاں نہیں برستے۔ کبھی وہ بادلوں کو حکم دیتا ہے کہ اس لئے برسو کہ بندوں کو اس کی ضرورت ہے اور کبھی حکم دیتا ہے کہ برسو تا زمین پر میرا قہر نازل ہو۔ برسنے کی ان دونوں حالتوں کو یا نہ برسنے کو اس نے اپنی اپنی جگہ آیت قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کا ہر جلوں آیت ہے اور اس لئے آیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اب اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ دنیوی علوم کی تحصیل کفر ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوؤں کے علم کی تحصیل کو کفر قرار دیتا ہے۔ سو یہ بالبداہت غلط ہے جس قدر انسان اس کی صفات کے جلووں سے آگاہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی معرفتِ الٰہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کو بھی جانتا ہے اور اس کے جمال اور اس کی رحمت کو بھی پہچانتا ہے۔ بہر حال جن علوم کو دنیا دنیوی علوم کہتی ہے۔ قرآن کریم نے انہیں بھی روحانی علوم قرار دیا ہے اور اس لئے قرار دیا ہے کہ وہ بھی معرفت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

ہم احمدیوں نے اللہ تعالیٰ کو کبھی فراموش نہیں کرنا اور اس کی معرفت کے حصول سے کبھی غافل نہیں ہونا۔ اسی لئے مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایک تعلیمی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے اگر جماعت اس بارہ میں تعاون کرے اور میرے کہنے پر چلے تو علمی ترقی کی راہیں کھلنے کے ساتھ ساتھ معرفت الٰہی میں ترقی کی بھی نئی راہیں کھل سکتی ہیں۔ اور قوم و ملک اور بنی نوعِ انسان کی خدمت بجالانے کی بعض نئی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق بھی مل سکتی ہے۔

مَیں نے کہا یہ ہے کہ ہمارا ہر بچہ میٹرک تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ جس ملک میں خواندگی کی شرح سترہ فیصد ہو اگر اس میں جماعت کا ہر بچہ میٹرک پاس کرتا چلا جائے تو یہ امر خواندگی کی شرح میں اضافہ کا موجب ہوگا اور یہ ملک کی کتنی بڑی خدمت ہوگی۔

پھر اس منصوبہ کی افادیت کا ایک پہلو اَور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اَن پڑھ ہے وہ قرآن کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے ایک میٹرک پاس میں قرآن کو سمجھنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو ذہین ہیں اور بی اے، بی ایس سی تک تعلیم حاصل کریں گے ان میں قرآن کو سمجھنے کی زیادہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔ علیٰ ہٰذا جو ایم اے، ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کریں گے اُن میں قرآن کو سمجھنے کی اَور بھی زیادہ اہلیّت پیدا ہوگی۔ اس طرح ہمارے نوجوانوں میں قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہونے کی راہیں بھی استوار ہوتی چلی جائیں گی۔

مزید برآں قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کے نتیجہ میں ہمارے نوجوان دنیوی علوم میں ایسی دسترس حاصل کر سکیں گے جو دوسروں کو حاصل نہیں ہوگی کیونکہ قرآن کریم ہر علم کے بارہ میں رہنمائی کرتا ہے۔ کوئی شعبۂ علم ایسا نہیں جس کے متعلق قرآن میں ہدایت موجود نہ ہو۔ قرآن نے شہد کے متعلق دو تین آیات میں عظیم الشان ریسرچ کا منصوبہ پیش کیا ہے۔ اسے پڑھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ لوگ جب تک قرآن کی ہدایت کی روشنی میں علمی تحقیق نہیں کریں گے آپ دنیا کے رہنما نہیں بن سکتے۔

ہر بچہ میٹرک ضرور پاس کرے۔ یہ تو اس منصوبہ کی صرف ایک شق ہے۔ بورڈز اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کے لئے مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سکالرشپس کا اہتمام اور ذہین ترین یعنی جینئیس قسم کے نوجوانوں کی استعدادوں اور صلاحیتوں کے نشو و ارتقاء کا انصرام اس منصوبے میں شامل ہے۔ ہم پر خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے، کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ سب سے بڑی نعمت جس سے وہ اپنے بندے کو نوازتا ہے یہی ہوتی ہے کہ اس کے ہاں ذہین بچہ پیدا ہو جائے۔ ہم نے ہر بچہ کو شروع ہی سے سنبھالنا ہے اور درجہ بدرجہ اس کی تعلیمی ترقی کا ریکارڈ رکھنا ہے تا کہ کوئی ایک اعلیٰ ذہن بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ خاص طور پر جو غیر معمولی طور پر ذہین اور جینئیس ہوں ان کی تعلیمی ترقی کی نگہداشت کرنا اور انہیں ضائع ہونے سے بچانا جماعت کی ذمہ داری ہے۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہی یہ تعلیمی منصوبہ جاری کیا گیا ہے اور اس میں انعامی وظائف اور طلائی تمغے دیئے جانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ابھی تو مَیں نے اس منصوبہ کو پاکستان میں ہی جاری کیا ہے۔ دو سال بعد مَیں اسے ساری دنیا میں جاری کرنے کا اعلان کر دونگا۔ انشاء اللہ۔ (اللہ کے فضل سے یہ تعلیمی منصوبہ پوری دنیا کے احمدی بچوں کے لئے جاری ہو چکا ہے۔)

الغرض تعلیمی ترقی کا ایک بڑا اچھا اور مفید منصوبہ شروع ہو گیا ہے اور علمی میدان میں ایک ایسی بنیاد رکھ دی گئی ہے جس کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ علم کے میدان میں ترقی یافتہ قوموں سے سبقت لے جا کر اور اس طرح قرآنی علوم و معارف کی برتری ثابت کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک موقعہ پر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

آپ میں سے ہر شخص کو قرآن پڑھنا چاہئے۔ اسے سمجھنا چاہئے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے اور اس پر غور کرنے سے کائنات میں صفات الٰہیہ کے جلوے مشاہدہ کرنے اور انہیں سمجھنے کی صلاحیت اجاگر ہوگی اور آپ کو اسلام پر کماحقہٗ عمل کرنے کی توفیق ملے گی۔

صفات الٰہیہ کے جلووں کو سمجھنے اور ان سے حقیقی رنگ میں استفادہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ قرآن پڑھنے کے علاوہ فزکس، کیمسٹری اور دوسرے سائنسی علوم بھی پڑھیں اس لئے میں آپ کو یہ ہدایت بھی کرتا ہوں کہ آپ اپنے ہر بچے اور بچی کو سکول ضرور بھیجیں اور اسے اس کی ذہنی استعداد کے مطابق اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم ضرور دلوائیں اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ جب تک ہم مغربی قوموں کو علم کے میدان میں شکست نہیں دیں گے وہاں اسلام غالب نہیں آئے گا۔ غلبہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے بھی ہمارے لئے ان علوم کو حاصل کرنا ضروری ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مہدی علیہ السلام کو یہ بشارت دی تھی کہ آپ کے ماننے والے علم اور معرفت میں وہ کمال حاصل کریں گے کہ اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اس بشارت کا مورد بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی علوم کے ساتھ ساتھ دوسرے علوم بھی پوری جد و جہد سے حاصل کر کے علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ذہین دماغ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہیں انہیں ضائع نہ ہونے دیں، اللہ تعالیٰ کے اس عطیہ کی قدر کریں اور ان کی قدر یہی ہے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ حصول علم کے لئے اگر ممکن ہو تو انہیں یورپ اور امریکہ بھیجیں اور اگر کسی علم کی تحصیل کے لئے ضروری ہو تو روس بھی بھیجیں۔ میں نے سائنسی ترقی کے موجودہ دور کے پیشِ نظر روس کو بھی خاص طور پر شامل کیا ہے اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے چین جانا پڑے تو ضرور جاؤ۔ اس لئے علم جہاں سے بھی ملے وہاں جانا ضروری ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہر حصہ عمر میں تحصیل علم پر بہت زور دیا ہے۔ ہر بچے اور ہر بڑے حتّٰی کہ بوڑھوں تک کا یہ فرض ہے کہ وہ علم حاصل کریں۔ (بحوالہ دورۂ مغرب ۱۹۸۸ء صفحہ ۳۷۳-۳۷۵)

ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بھی احمدی بچوں اور بچیوں کو خاص طور پر دنیا کے سب بچوں سے علم کے میدانوں میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اور ہدایات دے رہے ہیں احمدی بچوں کو کیسا ہونا چاہئے اور کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں تا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں اس تعلق میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی احمدی بچوں کے لئے اہم ہدایات موصول ہوئی ہیں جنہیں ہم شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

اب جبکہ نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو چکا ہے۔ احمدی بچوں کی ذمہ داری ہے کہ شروع سال سے ہی ان ہدایات پر گامزن ہو کر پوری کوشش کریں کہ حضور ایدہ اللہ کی توقعات کے مطابق زیور علم سے آراستہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عرفان میں ترقی عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

بھارت کے مختلف علاقوں میں
ماہِ فروری میں وقفِ عارضی کی سعادت پانے والے احباب کی فہرست

☆مکرم چراغ الدین صاحب ابن مکرم تنو محمد صاحب مقام وقف موڑاں ☆مکرم یوسف علی صاحب ابن مکرم عنایت اللہ صاحب مقام وقف موڑاں ☆مکرم دلباگ محمد صاحب مکرم دولت علی صاحب مقام وقف کڑاڑی ☆مکرم محمد پاشاہ صاحب ابن مکرم محمد انور صاحب مقام وقف گنڈلا پہاپ ☆مکرم غوث الدین صاحب ابن مکرم علی جان صاحب مقام وقف رنگا پور ☆مکرم شیخ رحیم الدین صاحب ابن مکرم حسین صاحب مقام وقف نرسم پیٹھ ☆مکرم شریف محمد صاحب ابن مکرم اقبال محمد صاحب مقام وقف نرسم پیٹھ ☆مکرم عبدالغنی صاحب ابن مکرم رمضان خان صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم سلیم خان صاحب ابن مکرم مصری شاہ صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم سلیم خان صاحب ابن مکرم محمد خان صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم آزاد خان صاحب ابن مکرم نینو سنگھ صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم محمد غنی خان صاحب ابن عزیز خان صاحب مقام وقف چتوڑ گڑھ ☆مکرم شوقین کاٹھات صاحب ابن مکرم سلطان کاٹھات صاحب مقام وقف موٹنا ☆مکرم صدام حسین صاحب ابن مکرم عید محمد صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم غفار حسین صاحب ابن مکرم رمضان محمد صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم رمضان کاٹھات صاحب ابن مکرم موتی جی صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم مراد کاٹھات صاحب مقام وقف اجمیر ☆مکرم سہیل احمد صاحب ابن مکرم ریاض الحسن صاحب مکرم وقف دہرادون ☆مکرم نور محمد صاحب ابن مکرم محمدی صاحب مقام وقف کانپور ☆مکرم شکیل صاحب مقام وقف کانپور ☆مکرم کھووا خان صاحب ابن مکرم کریم خان صاحب مقام وقف ڈھول گپور ☆مکرم عتیق احمد صاحب ابن مکرم مٹھو خان صاحب مقام وقف ڈھول گپور ☆مکرم نظام خان صاحب ابن مکرم جمادار خان صاحب مقام وقف ڈھول گپور ☆مکرم نظام خان صاحب ابن مکرم جمادار خان صاحب مقام وقف ڈھول گپور ☆مکرم سکندر خان صاحب مقام وقف سنّی ☆مکرم صہو خان صاحب مقام وقف سنّی ☆مکرم رام بابو خان صاحب ابن مکرم سکندر خان صاحب مقام وقف ڈھولپور

☆مکرم ننو خان صاحب ابن رام دیال صاحب مقام وقف ڈھولپور ☆مکرم وکیل خان صاحب ابن مکرم ننو خان صاحب مقام وقف ڈھولپور ☆مکرم سواشی خان صاحب ابن مکرم رام دیال صاحب مقام وقف ڈھولپور ☆مکرم ممتاز صاحب ابن مکرم بنجار دین صاحب مقام وقف جالندھر ☆مکرم کالو خان صاحب مقام وقف سرکل موگا ☆مکرم روپ خان صاحب مقام وقف موگا ☆مکرم مرکا دین صاحب مقام وقف موگا ☆مکرم کڈرو خان صاحب مقام وقف ڈھولپور ☆مکرم نظر محمد شیخ ولد نذیر محمد شیخ مقام وقف کانپور ☆مکرم اشرف علی صاحب مقام وقف سرکل بیاور ☆مکرم ستار خان صاحب ولد متھو جی بیاور ☆مکرم لیاقت خان صاحب ولد شکور کاٹھات بیاور ☆مکرم مدن کاٹھات صاحب مقام وقف بیاور ☆مکرم بابو لوہار ولد مکرم اکبر لوہار صاحب مقام وقف بیاور

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 24th April 2008 | Issue No. 17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الٰہی وعدہ کے مطابق سلسلہ خلافت ہمیشہ قائم رہنے والا ہے لیکن اس سے وہ فائدہ حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کے ذریعہ زندہ تعلق جوڑیں گے

خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔

اس کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے کی کوشش کرے گا

اللہ کے فضل سے غانین جماعت مالی قربانی میں بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 اپریل 2008ء بمقام باغ احمد - غانا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے آج کا خطبہ جمعہ باغ احمد غانا سے ارشاد فرمایا یہ خطبہ GMT وقت کے مطابق 13:20 بجے اور ہندوستانی وقت کے مطابق 6:55 بجے شام شروع ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا دو غانین زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ بھی ہوا۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کل جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں میں نے عبادت کی طرف توجہ دلائی تھی اور عبادت کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو روزانہ پانچ نمازوں کی ادائیگی بتایا ہے۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے بے شمار جگہ قرآن کریم میں حکم فرمایا ہے بلکہ ابتداء میں ہی یہ بتا دیا کہ ایک متقی کی نشانی اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز کا حق ادا کرنے والا ہو اور نماز کا حق ادا کرنا یہ ہے کہ اس کے مقررہ اوقات پر مسجد میں یا مقررہ سینٹر پر باجماعت ادا کی جائے کسی دنیوی کام کے حرج کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ عورتیں جنہیں کوئی شرعی حکم نہیں ہے گھر میں باقاعدہ نماز ادا کریں۔ انہیں نمازیں معاف نہیں ہیں۔ ایک مسلمان کے حقیقی مومن کہلانے کیلئے نماز انتہائی بنیادی رکن ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے اور اس مغز کو حاصل کرنا ایک مومن کا مقصد ہونا چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے فضل سے ان جلسوں میں نمازوں کا بڑا خیال رکھا جاتا ہے اور عورتیں بچے بچیاں سب نماز کیلئے بڑی تعداد میں آرہے ہوتے ہیں یہ عادت جو آپ کو اس ٹریننگ کیمپ میں پڑ رہی ہے اسے ہمیشہ جاری رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب آپ گھروں میں واپس جائیں۔ جو یہاں سیکھا سب بھول جائیں۔ گھریلو کاموں یا تجارتوں اور کھیل کود میں مصروف ہو کر اپنے اس پیدائش کے مقصد کو کہیں بھول نہ جائیں۔

فرمایا: انسان کا دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے آنے کا یہی مقصد بتایا ہے کہ بندے کا اس کے خدا سے تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہونا چاہئے۔ اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں کہ صرف ایک بوجھ سر سے اتارنے والی ہوں بلکہ یہ فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بیکار ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے تو ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ کی حکومت کو لوگوں کے دلوں پر قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں پر اس وقت قائم ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر زمینی و آسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق حقیقی رنگ میں اس کی عبادت کی جائے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے بعد ہم نے اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے تعلق کو زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والے خدا سے نہ جوڑا تو ہمارا یہ دعویٰ بے معنی ہے۔ ہماری یہ بات غلط ہوگی کہ ہم ہر شخص تک اپنی تبلیغ کو پہنچا کر اس کو خدا تعالیٰ کے قریب لے جائیں گے۔ اس زمانہ میں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کہ دنیا خدا کو بھلا چکی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم باوجود اپنی چمک دمک کے دھندلا گئی تھی۔

دنیا میں کئی سوملین مسلمان ہیں کئی مسلمان ملک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن وہ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ کے در پر جھکانا ہے۔ وہ تیر اور تلوار سے دین پھیلانے والے مہدی کا ضرور انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ایک چھوٹی سی غریب جماعت ہیں لیکن آپ کا ارادہ ہے کہ اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچائیں گے۔ یہاں اس وقت افریقہ کے کئی ملکوں کی نمائندگی ہے۔ ہر ملک میں جماعت کی تعداد ایسی نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہم اتنی تعداد اور مالی وسائل رکھتے ہیں کہ ہم ہر ملک میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں۔ ہاں ہمارے ساتھ وہ طاقت ہے جو تمام انبیاء کو بھیجتی ہے اسی کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ جو زمین و آسمان کا مالک ہے جس نے امام انبیاء کو، اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھیجا ہے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم جسے بھلا دیا گیا ہے حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرو تا کہ دنیا اسلام کی اس حسین تعلیم سے آشنا ہو اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والی بنے۔ جب ہم احمدی اتنے بڑے دعوے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو ہمارا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ اس خدا کے آگے جھکنے والے بنیں اس سے دعائیں کریں اور دعائیں کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ نمازیں ہیں اور یہ نمازیں اور دعائیں ہی ہیں جو ہمیں کامیابی سے ہمکنار کریں گی ورنہ ہمارے پاس دنیوی لحاظ سے ایسی کوئی طاقت نہیں جس سے ہم کہہ سکیں کہ دنیا کو فتح کرلیں گے نہ کبھی دین دنیا میں طاقت و دولت سے پھیلا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کسی تلوار کے زور سے نہیں پھیلا بلکہ اس کو پھیلانے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعائیں ہی تھیں جن کو اللہ نے قبول فرمایا اور فتح عطا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّت قدسیہ نے ہی صحابہ کے ایمانوں کو مضبوط کیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک اُسوہ ہمارے سامنے قائم فرمادیا کہ اسلام کی فتح کسی طاقت سے نہیں بلکہ دعاؤں سے مقدر ہے۔ طاقت سے ملک تو فتح ہو جاتے ہیں دل نہیں جیتے جاسکتے۔ پس آپ نے اپنی ہم قوموں کے دل جیتنے ہیں تا کہ خدا کے حضور پیش کر سکیں اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی حفاظت کریں۔

یہ سال جس کے مکمل ہونے پر جماعت خلافت جوبلی منارہی ہے۔ یہ جوبلی کیا ہے جوبلی کا جلسہ کرنا سووینئر شائع کرنا اور جو مختلف تنظیموں نے پروگرام بنائے ہیں یہ صرف ایک چھوٹا سا اظہار ہے۔ اصل مقصد ہم تب ہی حاصل کریں جب ہم یہ عہد کریں کہ سو سال پورے ہونے پر یہ عہد کرتے ہیں کہ اس نعمت پر جو خدا نے خلافت کی شکل میں ہم پر اتاری ہے، شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور یہی شکرِ نعمت اللہ کے فضلوں کو مزید بڑھانے والا ہوگا۔ قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: کہ تم سب نمازوں کو قائم کرو زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے اور خلافت سے فائدہ اٹھانے کیلئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس میں جو اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے اسی لئے ہے کہ جو انعام آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاسکیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ہیں ان کے مطابق یہ سلسلہ خلافت ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن اس سے وہ فائدہ حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کے ذریعہ زندہ تعلق جوڑیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں اللہ سے تعلق جوڑنے عبادتیں کرنے کے علاوہ مالی قربانی کا بھی حکم ہے اللہ کے فضل سے غانین جماعت مالی قربانی میں بڑی تیزی سے قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ جب بھی یاد دہانی کرائی گئی اللہ کے فضل سے بڑا اچھا اثر پڑا۔ جماعت میں مالی قربانی کا نظام اپنے نفس کی اصلاح کیلئے ہے۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی دوسری مالی قربانیوں کا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر وہی قربانی دے سکتا ہے جسے خدا کی ذات پر یقین ہو اور یہ کہ وہ اپنی راہ میں کئے جانے والے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا۔

میں شکر کرتا ہوں اور آپ کو بھی شکر کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ غانا کو مالی قربانی کی بڑی توفیق عطا فرمائی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان سے ہزاروں میل دور ایسے مخلص عطا کئے ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے اپنے دین کی خاطر مالی قربانی کیلئے کھولا ہے۔ پس نئے شامل ہونے والے ہمیشہ یاد رکھیں کہ مالی قربانی اللہ کا حکم ہے خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ نے اسے خاص طور پر بیان فرمایا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اللہ کے رحم کے مستحق ٹھہرو۔ رسول کا حکم وہی ہے جو اللہ کا حکم ہے کہ اطیعوا للہ واطیعو الرسول اور اللہ کا حکم ہے کہ پاک معاشرے کے قیام کیلئے میری عبادت کے بعد ان تمام باتوں پر عمل کرو جو میں نے قرآن کریم میں بیان کی ہیں۔ پھر اطیعوا لرسول میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آنے والا مسیح و مہدی آنحضرت ﷺ کی شریعت پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے اور کرانے والا ہوگا اور حَکَم و عدل ہوگا۔ اس کی باتوں کو سرسری نظر سے نہ دیکھنا۔

حضرت اقدس امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے ہی شادی کریں تا کہ اگلی نسلیں احمدیت پر قائم رہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ اللہ کے انعاموں سے فیض پاتے رہیں گے اور اللہ کے انعاموں کے وارث بنتے رہیں گے۔ پس خلافت احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔ اس کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے عہد بیعت کو ہمیشہ نبھانے کی کوشش کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ایمان پر قائم رکھے، اپنی عبادت کرنے والا بنائے رکھے، اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور ہمیشہ اس کی نعمتوں کے وارث بنتے جائیں۔

☆☆☆☆☆